

Cessak Cesswoss

PakDigestNovels.Com



Cessark woss

ڈی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

دی ویکس ڈلف

تحریر از مہوش علی

مشایہ ہم کہاں جا رہے ہیں۔ زونی اسکے ساتھ کار میں بیٹھی اسے شہر سے غیر آبادی کی طرف جاتے دیکھ کر پوچھا۔ مشا
اسکی فرینڈ تھی۔ اسکے ساتھ ہاٹل میں رہتی تھی۔

ویسے تو اس پر پورا بھروسہ تھا پر آج پتا نہیں کیوں اسے عجیب لگ رہا تھا۔
تو ہوڑا انجوئے کرنے۔ مشانے مسکراتے اسے دیکھ کر کہا۔

اور یہ تیری انجوئے کرنے والی جگہ کا نام۔ زونی نے اسے دیکھ کر جو کار ڈرائیور کر رہی تھی آئی برداچکا کر پوچھا۔

بلڈ نائیٹ کلب۔۔۔ اسے نام بتایا۔۔۔
وہ ہنسی۔۔۔ جیسی تم پر اسرار ویسی تمہارے انجوئے کرنے والی جگہ کا نام۔۔۔ اسے موبائل نکالا اور اس میں کچھ کرنے
لگی۔۔۔
کیا کر رہی ہو۔۔۔

مارک کو کال۔۔۔ وہ ابھی نمبر ملارہی تھی جب مشانے اسکے ہاتھ سے موبائل چھین کر پیچھے پھیکا۔۔۔
یہ کیا کیا مشا۔۔۔ اسے اسکی یہ حرکت اچھی نہیں لگی۔۔۔

تم مجھے یہ بتاؤ تمہارے اور مارک کے نقچ میں کیا چل رہا ہے۔۔۔

ہم بیست فرینڈ ہیں۔۔۔ مارک کے نام پر اسکے خوبصورت چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔
او۔۔۔ میںے صرف ذکر کیا پھول خود بخود کھلنے لگا۔۔۔ مشانے اسے چھیرا۔۔۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے سچ میں۔۔۔ اسے منہ سے تو انکار کیا تھا پر دل میں اسے ارادہ باندھ لیا تھا کل صبح ہوتے ہی وہ اپنے
پیار کا اس سے اظہار کر دے گی۔۔۔ اور وہ اپنے اندر نہیں چھپا سکتی اپنے محبت کو۔۔۔ وہ ابھی اپنی سوچوں تھی جب مشانے
کہا۔۔۔

۶۰۹ : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

تم نہ بتاؤ ہمیں پرمارک کی آنکھوں میں ہم تمہارے لیے محبت کا سمندر دیکھتے ہیں۔۔
اور یہی میری آنکھوں میں بھی ہے۔۔ وہ مد ہم سا بڑ بڑائی۔۔ جس پر مشاکا قہقہہ لگا جس پر وہ پوری سرخ ہو گئی۔۔

ہوزوںی۔۔۔ تم بہت
گاڑی ایک جھٹکے سے رکی۔۔ دونوں باہر نکلی۔۔۔
جگہ کو دیکھ کر اسکا خلق خشک ہو گیا۔۔

مشایہ کیا ہے اسے تم کلب کہتی ہو یہ تو ایک بھوت بغلالگ رہا ہے۔۔ ہر طرف تاریک سنساں انڈھیرے میں ڈوبامیدان تھا۔۔ دور دور تک کوئی آبادی نظر نہیں آرہی تھی۔۔ سامنے ہی ایک بڑا سا کلب تھا اسکے اوپر چمکا اسکا نام جس میں سے لال روشنانکل کر آس پاس کی جگہ کو خون میں رنگے میدان کی طرح ظاہر کر رہا تھا۔۔ نام ایسے لکھا تھا جیسے اس میں خون کی بوندیں ٹپک رہی ہوں۔۔ ایک رات اوپر سے اتنا ڈراونہ منظر۔۔۔۔۔

مشایہ مجھے نہیں جانا اندر۔۔ اسے اپنے سرخ ہو نٹوں پر زو بان پھیر کر کہا۔۔

ہاہاہا۔۔۔ کچھ نہیں ہے ڈرمت چلوا بھی اندر کا نظارا دیکھو سب کچھ بھول جاؤ گی۔۔۔ وہ اسکی حالت پر ہنستی اسے ہاتھ سے پکڑ کر اندر کی طرف بڑھی۔۔ آس پاس کافی ساری گاڑیاں کھڑی تھیں۔۔

وہ اندر آئی تو دیکھا فل میوزک تیز روشنیاں لا مین میں لگے صوفوں پر کئی لڑکیاں اور لڑکے مد ہوش پڑے تھے۔۔ اور کچھ بار پر قطار میں ڈرنک کر رہے تھے۔۔ کافی لڑکے لڑکیاں مد ہوشی میں فلور پر ٹھرک رہے تھے۔۔
یہاں پر تمہیں ہر وہ چیز ملے گی جو شہر کے کلب میں غیر قانونی ہے۔۔ مشانے اسکے کان کے قریب ہوتے ہوئے چج کر کہا۔۔ کیونکہ میوزک اتنا تیز تھا کہ چیخو پھر بھی آہستہ سنائی دے۔۔

چلو۔۔۔ وہ اسکو ہاتھ سے پکڑ کر بار کی طرف آئی۔۔ دونوں نے دو دو پیک پیے۔۔ پھر ڈانسٹگ فلور پر آئی۔۔
کچھ ہی دیر میں دونوں بھی دوسروں کی طرح دنیا جہاں سے غالباً ہو گئی۔۔

پرزوں کو عجیب سا محسوس ہو رہا تھا بے چینی سی ہو رہی تھی بند آنکھوں کے باوجود اسے کسی کی تیز نظر وہ کی تپش محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

ٹاؤن : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

پہلے تو انسنے آگنور کیا۔ پر اب اسے الجھن ہونے لگی اسے لگ رہا تھا جیسے کوئی آگ ہو جو اسکے جسم کو جلا رہی ہو۔ انسنے گھبر اکر آنکھیں کھول دیں اسکی سنہری آنکھوں میں الجھن گھبراہٹ اور بے چینی تھی۔

جو کاؤٹر پر کھڑا اضاف دیکھ رہا تھا۔ اور اسے اچھا بھی لگ رہا تھا۔ پر پہلے اسے دوسراہ کام کرنا تھا کسی کو انعام دینا تھا اسکی محنت کا۔ انسنے اس سے نظریں ہٹا کر ساتھ تھر کتی مشاپر نظریں ڈالی جو بھر پور انداز میں مسکراتی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

اسے جو انسانوں سے نفرت تھی وہ مزید بڑھ گئی۔

اسکے خوب صرت چہرے پر حیوانی مسکراہٹ نے بسیرہ کیا۔

جس پر وہ تو مر مٹی۔

وہ آہستہ آہستہ باہر کی طرف روانہ ہوا۔ وہ یہ اشارہ سمجھ گئی تھی۔

زوہنی مائے انو سینٹ ڈول تم یہاں رہو میں دو منٹ میں واشر دم سے ہو کے آئی۔ وہ اسکے گال پر کس کرتی فلور سے نیچے اتری۔ پھر زوہنی کی نظروں سے محفوظ ہوتی باہر کی جانب گئی۔

وہ باہر آئی اور سرخ روشنی میں اسے ڈھونڈنے لگی۔ آس پاس دیکھا پر وہ کہیں نہیں تھا۔

اف کہاں چلا گیا۔ وہ خود سے بڑھاتی ہوئی کلب کے پیچھے والی جگہ پر دیکھنے لگی۔ جہاں پر صرف چاند کی روشنی تھی۔ میوزک کا شور اتنا تھا کہ چیختا بھی تب بھی سمنے میں کچھ نہ آتا۔

اسکی نظر جسے جگہ پر پڑی اسکا گلا سوکھ گیا۔ خوف اسکی آنکھیں میں لہرانے لگا۔

او گوڈ میں اسکی چاہت میں اتنی اندر ہی ہو گئی جگہ کو بھی دیکھنا پائی کہ کہاں آگئی اگر یہاں پر کوئی جانور مجھے چیر پھار دیتا تو اندر کسی کو میری خبر بھی ناگلتی۔ وہ اپنی جسم کی ہوس کو چاہت کا نام دینی لگی۔ اور اسے لوگ کا جو حال ہوتا ہے یہ اسے پتا ہی نہیں تھا۔

ٹاؤن : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

بلکل ٹھیک کہا اگر یہاں پر کوئی تمہیں اپنی قربت کے چند بیل بھی دیتا جسکے لیے تمنے اپنی دوست کو اتنی محنت سے یہاں لا لی اور مارک کو ہوا بھی لگنے نہیں دی تو اسکا بھی کسی کو پتا نہیں لگے گا۔۔۔ اسکے کان کے قریب ویکس کی دلکش سرگوشی ہوئی۔۔۔

تم کہاں تھے۔۔۔ آہ سہ۔۔۔ وہ جب مرٹی تو چاند کی مدھم روشنی میں ویکس کا بیانک چہرہ دیکھ کر اسکے منہ سے زور دار چیخ نکلی جو اپنی بد قسمتی سے کسی کو سنائی نہیں دی۔۔۔

وہ آدھا انسان اور آدھا بھیریا تھا اسکے دونوں کیلے دانت جن سے خون ٹپک رہا تھا۔۔۔ سارے منہ جسم پر کالے بال تھے۔۔۔ آنکھیں سنہری تھیں۔۔۔ پر وہ ابھی بھی انسانی روپ میں تھا۔۔۔ اگر ابھی وہ اپنے روپ میں آجاتا تو خود پر کنڑوں نہیں رہتا اور اسکا کام بھی نہیں ہوتا۔۔۔

اسکی اور چینیں نکلتی یا وہ بھاگنے کی کوشش کرتی اس سے پہلے اسکا بڑے کالے ناخونوں والا پنجا اسکے گردن پر آیا اور اس میں اپنے ناخون گاڑھ دیے جس سے اسکی آواز بند ہو گئی۔۔۔ وہ تڑپنے لگی اسکی آنکھوں منہ ناک اور جہاں پر اسے ناخون گاڑھے تھے۔۔۔ وہاں سے خون پھواروں کی صورت میں نکلنے لگا اور وہ جا کر اسکے منہ پے لگا جس پر اسے زبان پھیر کر چاٹ لیا۔۔۔ مشاکا لگلے سے نیچے کا بدنب بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا۔۔۔ اسکی آنکھوں سے خون کے ساتھ آنسوں بھی نکل رہے تھے۔۔۔

روح آہستہ پرواز کر رہی تھی۔۔۔

ویکس نے اسکی حالت پر تلقینہ لگایا۔۔۔

اور ہاتھ کو جیسے کھینچا اسکے گلے کا آدھا حصہ اسکے ہاتھ میں آگیا۔۔۔ اور سر جا کر پشت سے لگا۔۔۔

آگے کے حصہ سے خون کی بارش ہونے لگی۔۔۔

ہاتھ میں موجود حصے کو اسے اپنے بھیڑیے جیسے منہ میں ڈال دیا۔۔۔

پھر اسکے مردہ وجود کو زمین پر پھیک کر چاند کی مدھم روشنی میں اسے نوچنے لگا۔۔۔ خون نے زمین کو رنگ دیا تھا۔۔۔

رواپرہ: دی ویکس ڈلف / **مصنف:** مہوش علی

کچھ سینٹ میں وہ اس سے اٹھا۔ اپنے انسانی روپ میں آیا۔ اور اسکے وجود کو دیکھ کر مسکرانے لگا۔ جسے کوئی انسان دیکھتا تو وہی بے ہوش ہو جاتا۔ اسکے وجود سے جگہ جگہ سفید ہڈیاں نظر آ رہی تھی۔

شاید اتنی قربت کافی ہے تمہارے ابھی اور دیتا پر تم تو اتنے میں چل بسی۔ وہ شیطانیت سے ہستا ہوا خود پر ایک نظر ڈال کر کلب کی طرف روانہ ہوا۔ آنکھیں اپنی نیلے رنگ میں آگئی تھی۔

وہ کاؤنٹر پر کھڑا ہوا اور زونی کو دیکھنے لگا جو مشاکو پریشان سنہری نظروں سے بیہاں وہاں ڈھونڈ رہی تھی۔
جو ہوتی تو ملتی۔

اسنے واپس اپنی سحر انگیز آنکھیں اس پر جمادی۔ یہ اسے اپنے سحر میں جکڑنے کے لیے تھی۔ جو کچھ ہی دیر میں کامیاب جانی تھی
ایسا سے لگا۔

زونی کی نظر ابھی اس پر نہیں پڑی تھی وہ تو مشاکو پریشانی سے ڈھونڈ رہی تھی۔
وہ فلور سے اتر کر نیچے گئی۔ اور لوگوں کے ہجوم سے راستابنائی واشر ووم کی طرف جا رہی تھی۔
ایسے پھر سے اپنے اوپر نظروں کی تیش محسوس ہو رہی تھی جس پر وہ بہت خوفزدہ ہو رہی تھی۔
ایک تو جگہ ایسی تھی جیسے کسی دوسری مخلوق کی نیچ ہو۔

اوپر سے مجھے اکیلا چھوڑ کر پتا نہیں کہاں بھاگ گئی ہے۔ وہ خود سے کہتی اس سے ناراضی ظاہر کرتی جا رہی تھی۔ وہ اٹھارہ سال کی خوبصورت حساس لڑکی تھی۔ اسکی بڑی سنہری آنکھیں اور کمر تک آتے سنہری بال اسے اور خوبصورت بنادیتے تھے۔ چھوٹی ناک سرخ ہونٹ سفید گلابی رنگت وہ ایک چھوٹی سی شہزادی لگتی تھی۔
وآشر ووم میں آئی پر وہ وہاں بھی نہیں تھی۔

اب اسے حقیقت میں پتا گا تھا کہ ڈر کیا چیز ہے اسکے وجود میں ہلکی ہلکی کپکاہٹ شروع ہو گئی تھی۔
وہ لوگوں کے جان بوجھ کرتے کندھو سے خود کو بچاتی باہر نکلنے کی کوشش کرنے لگی۔

ٹاؤن : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

ویکس اسے واشروم کی طرف جاتے دیکھ کر اسکے پچھے جانے لگا۔۔۔

ابھی وہ تھوڑا آگے گیا ہی تھا جب اسے دوسرے بھیڑیے کی موجودگی کا احساس ہوا۔۔۔

اس نے ایک بھر پور نظر پورے کلب پے ڈالی پر اسے یہاں پر صرف انسانوں کے خون کی خوشبو آئی۔۔۔

اسے یہاں پر اسکے علاوہ کوئی بھیڑ یا نظر نہیں آیا۔۔۔

اچانک اسکے دماغ میں دھماکہ ہوا۔۔۔ مارک۔۔۔

اوشت۔۔۔ اس نے اپنے ہاتھ پر غصے سے مکہ مرا۔۔۔ اور زونی کو دیکھا جو رونی صورت بنائے ایک صوفے پے بیٹھی تھی۔۔۔ اور سنہری آنکھوں میں آئی نبی سے یہاں وہاں دیکھ کر اسے لوگوں میں پہچانے کی کوشش کر رہی کہ شاید یہی کہیں مل جائے۔۔۔

ویکس اس پر ایک قہر بر ساتی نظر ڈال کر کلب سے باہر نکلا۔۔۔

اس نے باہر آ کر دیکھا پر مارک اسے کہیں نہیں دیکھا۔۔۔ پر اسے بھیڑیے کی بو سے ہی پتاگ گیا کہ مارک یہی کہیں ہے۔۔۔

وہ تیزی سے بھاگا اسے کسی بھی طرح مشاکے وجود کو کہیں کرنا ہو گا اور جلد ہی زونی کا بھی قصہ ختم کرنا ہو گا۔۔۔ مارک کے اس تک پہنچنے سے پہلے۔۔۔

وہ کلب کی بیک سائیڈ پہ آیا۔۔۔ پر وہاں پر آ کر اسے جھٹکا لگا۔۔۔

مارک اسکے خون میں لٹ پت مردہ وجود کو سینے سے لگائے بے بی سے رو رہا تھا۔۔۔ سامنے کھڑے ویکس کو دیکھ کر اسکی آنکھیں پھٹ پھر سب اسے سمجھ آیا۔۔۔

تم جانتے تھے میں زونی سے محبت کرتا ہوں پھر بھی تمنے اس اپنا شکار بنایا۔۔۔ وہ غم و غصے سے غرایا۔۔۔

پہلے تو ویکس اسکی حالت دیکھ کر ششد رہ گیا پر پھر جب مشاکے مردہ وجود کو دیکھا تو سمجھا۔۔۔ اسکے سنہری بال اور ریڑ کلر کا ڈریں دونوں کو ریڈ کلر کا ڈریں پہننا ہوا تھا۔۔۔ وہ اسے زونی سمجھ رہا تھا اور اسی بات کا ویکس کے شاطر دماغ نے فائدہ اٹھایا۔۔۔

ٹاؤن : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

شاید تم بھی جانتے ہو یہ زونی کا رتھن ہے ہماری دشمن کی بیٹی۔ اسے اس معصوم کو نوچنے پر کوئی افسوس نہیں تھا۔۔۔ وہ تو اپنے بھائی پر حیران تھا خود ایک بھیڑیا ہو کہ انسان کے لیے رورہا تھا۔۔۔ جس پر اسکے اندر آگ لگ گئی۔۔۔ پر وہ کیا جانے دل جانور کے پاس بھی ہوتا ہے۔۔۔ وہ تو ایک بھیڑیا تھا انسان اور دوسرے جانور و کو نوچنے والا وہ کیا جانے یہ آنسو کیوں بہہ رہے ہیں۔۔۔

تم روکیور ہے ہومارک کیا تم نہیں جاتے آج یا کل اسکا یہ حال ہونا تھا پھر یہ آنسو کیوں۔۔۔ وہ غصے غرایا۔۔۔ کیونکہ تمنے مارک کی زندگی ختم کی ہے۔۔۔ اسکا عشق مارا ہے۔۔۔ اسکی ڈھار پر ویکس کا ایک سرد قہقہہ لگا۔۔۔ جو اس خوفناک ماحول کو مزید خوفناک بنانا تھا۔۔۔

تم ایک بھیڑی ہو جو صرف انسانوں کو نوچنا اور چیر پھار کرنا جانتا ہے ناکہ انسے محبت عشق کرنا۔۔۔ ہاہاہا۔۔۔ اسنے مارک کو اسکی حقیقت دیکھا ہے جو ایک کڑواج سچ تھا ہاں وہ ایک بھیڑیا تھا جانور تھا پر وہ ویکس کی طرح انسانوں کو نوچتا نہیں تھا انکو چیر پھار کے نہیں کھاتا تھا۔۔۔

آج تم ویکس مجھ پر ہنس رہے ہو بہت جلد تمہارے اندر پھٹکی دھڑکن میں سنو گا۔۔۔ مارک کا دل اندر پھٹ رہا تھا وہ ٹوٹ گیا تھا اپنے چھوٹے بھائی کے ہاتھو۔۔۔ اسنے ویکس کو کھا جو ویکس کو ایک بد دعاگی جس پر وہ دھنگ رہ گیا۔۔۔ اسنے ایک دکھ بھری نظر ویکس پر ڈالی جو ساکت کھڑا تھا۔۔۔

ویکس تم میرے دل کے بہت قریب ہواں باپ کے بعد میں تمہیں ہی سب کچھ سمجھا ہے پر پتا نہیں کیوں آج تم سے دور جانے کو کہہ رہا ہے۔۔۔ پر یہ مت سمجھنا کہ میرا دل تم سے جدا ہو گا۔ جب بھی ویکس پر کوئی مصیبت آئے گی۔۔۔ مارک کو ہمیشہ ویکس کے ساتھ پاؤ گے۔۔۔ مارک کی گرے آنکھوں میں خون کے آنسوں بہنے لگے۔۔۔ وہ چپ چاپ ساکت اسکی سنتارا ہا۔۔۔ اندر طوفان اٹھ رہا تھا۔ جس میں سے حیوان کا سرا اٹھا۔۔۔

مارک نے ایک الودائی نظر ویکس پر ڈالی جس کی نیلی آنکھیں لال ہونے لگی۔۔۔ اور پھر اپنے بھیڑیے روپ میں آیا اور

ٹاؤن : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

مشائے مرد وجود (یہ کسی محبت تھی جو اپنے محبوب کو نہیں پہچان پا رہی تھی) کو اٹھا کر اندر ہیرے کی طرف غائب ہوتا گیا۔۔۔

یہ منظر زونی کی نظروں سے محفوظ نہیں رہ سکا۔۔۔

کہیں وہ مجھے اکیلے تو نہیں چھوڑ کے گئی یہاں۔۔۔ وہ پریشانی سے خود سے کہتی کلب سے باہر آئی۔۔۔ گاڑی بھی یہی موجود ہے۔۔۔ آخر گئی کہاں۔۔۔ مارک کو بھی میچ کیا وہ بھی نہیں آیا بھی تک ادا۔۔۔ گوڑ میں کہاں پھس گئی۔۔۔ اسکی سنہری آنکھوں سے ایک آنسو جا کر زمین پر گرا۔۔۔

وہ سرخ روشنی میں ارد گرد یکھر رہی تھی۔۔۔ کہیں پچھے تو نہیں۔۔۔ نہیں وہا کیا کرے گی۔۔۔ اتنی خوفناک جگہ پر مرنے کے لیے ہی پچھے جائے گی۔۔۔ اس نے خود سے سوال کیا پھر خود ہی جواب دیتی۔۔۔ اپنے ہونٹوں پر زبان پھیڑتی پچھے کی جانب قدم اٹھائے۔۔۔ اب ڈھونڈنا تو تھا ہی۔۔۔

صرف آج مل جامشا آئندہ میں قسم کھاتی ہوں تیرے ساتھ میری جو تی بھی نہیں آئے گی۔۔۔
ابھی وہ تھوڑا آگے آئی ہی تھی جب اسے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔۔۔

کہیں مشا تو نہیں۔۔۔ نہیں جانور بھی ہو سکتا ہے پہلے چھپ کر دیکھتی ہوں۔۔۔ وہ اپنے دل میں سوچتی دیوار سے تھوڑا منہ آگے کرتی دیکھنے لگی۔۔۔ پر اسکا تھوڑا دیکھنا اسکا جسم سن کر گیا۔۔۔ آنکھیں پھٹ گئی وہ وہیں دیوار کا سہارا لے کے بیٹھنے لگی۔۔۔

م۔۔۔ ر۔۔۔ ک۔۔۔ بھ۔۔۔ یڑ۔۔۔ یا ہے وہ۔۔۔ وہ مم۔۔۔ مشا۔۔۔ نہیں مارک اسے کیسے کر سکتا ہے۔۔۔
مجھے اسے بچانا ہو گا۔۔۔ اس نے خود سے کہا۔۔۔

پر میں اسے بچاؤں کیسے۔۔۔ وہ تو اسے ختم کر چکا ہے۔۔۔ وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی۔۔۔ پورا جسم ٹھرٹھر کا پر رہا تھا۔۔۔
آنکھوں سے سمندر بہنے لگا۔۔۔

پسینے میں پوری بھیگ چکی تھی۔۔۔ کیا میں مشا کو مروا یا ہے۔۔۔ اس نے ڈرتے ڈرتے خود سے سوال کیا۔۔۔ اسے مجھ سے

ٹاؤن: دی ویکس ڈلف / **مصنف:** مہوش علی

مو باں کل چھینا بھی تھا۔۔۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔ مشا مجھے معاف کر دو۔۔۔
اچانک وہ اچھل کر دور جا گری۔۔۔ قریب سے ہی ایک زوردار خوفناک بھیڑیے کی دھاڑ سنی۔۔۔
وہ آگیا مجھے بھاگنا ہو گا یہاں سے نہیں تو وہ میرا بھی یہی حال کرے گا۔۔۔ وہ گرتی پڑتی خود کو گھسیٹتی گاڑی تک لائی کیونکہ
ٹانگوں نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا کپکپا ہٹ سے۔۔۔

گاڑی سٹارٹ کرتی وہ تیزی سے روتے ہوئے بھاگی ابھی تھوڑی آگے آئی ہی تھی جب پیچھے سے لوگوں کی چیخ پکار سننے
میں آئی۔۔۔ اسکے ہاتھ اور جسم کانپ رہا تھا۔۔۔

اپنے ماں باپ کو یاد کرتی گاڑی کو اور تیز بھگار ہی تھی۔۔۔

جب اچانک کار کے اور کوئی جھپٹا۔ اسکے منہ سے ایک زوردار چیخ نکل گئی۔۔۔
ویکس اسکی کار کے اوپر تھا۔ اور اسے اپنا بڑا سا پنجا اندر ڈال کر اسے پکڑنے کی کوشش کی جب ایک چیخ سے اسکے خون سے
بھرے لمبے کالے ناخون باہر آئے۔ اور گاڑی کو جھٹکا لگا جس سے وہ اپنا میلنیس برابر نارکھ پایا اور دھرام سے کار سے نیچے
گرا۔۔۔

جب تک وہ سنبھلتا کار جہاز کی تیزی سے بھاگتی اس سے دور ہوتی چلی گئی۔۔۔
پیچھے وہ چیختا دھاڑتا رہ گیا۔

اور پھر واپس کلب کی طرف گیاد و سرے معصوموں کی طرف۔ جو بھاگ سکے بھاگ گئے باقی جو فل نشے میں تھے انکا
خون اور گوشت کے لوٹھرے یہاں وہاں پڑے تھے۔

وہ اپنے رخسار اور گلے سے بہتے خون کی پر وہ کیے بغیر تیزی سے کار بھگانی گئی۔
اور شہر میں داخل ہوئی تو اسے اپنی بند ہوتی سے دیکھا کہ اسکی گاڑی کسی دوسری سے ٹکرائی پھر وہ اپنے ہوش و حواس
سے بے گانا ہو گئی۔

ٹاؤن: دی ویکس ڈلف / مصنف: مہوش علی

آج یونی نہیں آئی۔ لیزی اسکے ساتھ کیفے میں بیٹھی اس سے پوچھا۔

دل نہیں کر رہا تھا۔ زشیہ نے اداسی سے جواب دیا۔ جس پر لیزی نے منہ بنایا۔

تم بہت بور ہو زوںی۔ زشیہ کا چہراغصے سے سرخ ہو گیا اور سنہری آنکھوں میں کرب پھیل گیا تھا۔

ایم سوری زشیہ۔ لیزی کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو جلدی سوری کہا۔

پھر کچھ سوچ کر بولی۔

زی کیا تم مجھے نہیں بتاؤ گی کہ تم اس نام سے غصہ کیو ہوتی ہو آخر ایسی کیا وجہ۔۔۔

شپ اپ لیزی مینے تم سے کہا تھا مجھ سے یہ سوال کبھی مت پوچھنا۔ وہ ایک دم چیختی۔ آسپاس کے لوگ اسے دیکھنے لگے اور کسی کے خوبصورت چہرے پر مسکراہٹ پھیلی۔

آخر وہ اسے کیا بتاتی کہ جس نے پیار سے یہ نام رکھا تھا اس سے نفرت نے اسے یہ نام چھیننے پر مجبور کیا تھا۔

آج اس حادثے کو پانچ ماہ ہو گئے تھے۔

اسکے ماں باپ اسے اس شہر سے ہی دور لے آئے تھے۔

وہ ہر چیزوں ہیں چھوڑ آئی تھی۔ سوائے اسکے رخسار کے نیچے سے شروع ہوتے گرد سے نیچے تک آتے بھیڑیے کے ناخون

کے نشان۔ جو اسے مار کے سے بے انتہائی سے زیادہ نفرت کرنے پر مجبور کرتے تھے

ابھی بھی رات کو کبھی کبھی وہ منظر آنکھوں کے سامنے آتا تو چیختی چلاتی اٹھ جاتی تھی۔۔۔

پھر گھنٹو مسز کار تھن اسکے ساتھ رہتی جب تک وہ سونا جاتی۔۔۔

کہاں کھو گئی۔ لیزی نے اسے اپنے ہاتھوں کو گھورتے دیکھا تو پوچھا۔۔۔

کہیں نہیں۔۔۔

یار کیسی زندگی گزار رہی ہو میں تو کہتی ہوں ہمارہ سینڈھ ہیر و "وینس" تمہاری طرف ہاتھ بڑھا رہا ہے تو تھام

لو۔ انجوئے کرو زندگی کو کیسی بور زندگی ہے یہ۔۔۔

ٹاؤن : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

میری زندگی میں اور بھی بہت کچھ ہے کرنے کو ویلنس سے دوستی کرنے کے علاوہ۔
ویلنس کے نام پے ہی وہ چڑھئی تھی۔۔ یونی کے فرست دن سے ویلنس اسکے پیچھے پڑا تھا۔۔ اپنی کالی چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے جب اسکا پوسٹ مارٹم کرتا جس پر وہ لال پیلی ہو جاتی تھی۔۔ وہ ایک خوبصورت لڑکا تھا۔ کافی لڑکیاں اس پر مرتبیں تھیں۔۔

پران چار ماہ میں اسکی ولیوں کم ہو گئی تھی اور وہ سینٹ پوزیشن میں آگیا تھا۔۔
اب لڑکیوں کا کرش "ولیکس" بن گیا تھا۔۔

زشیہ نے تو اسے نہیں دیکھا تھا پر اسکا ہر جگہ چرچہ وہ سنتی تھی۔۔

یہ بھی سننے میں آیا تھا وہ کافی مغرب و را اور کھڑروں میں بندہ ہے۔۔ اور ویلنس سے اسکی نہیں بنتی۔۔
پلیز لیزی میرے سامنے اسکا ذکر نہ کیا کرو۔۔ زشیہ کے چڑ کر کہنے پر لیزی ہنسنے لگی۔۔
اوما نے گود۔۔ پھر لیزی اچانک چیخنی۔۔ جس پے وہ کھرا گئی۔۔

کیا ہوا۔۔ زی اپنے دھک دھک کرتے دل پر ہاتھ رکھا اور اسے دیکھ کر پوچھا۔۔
یار مجھے یقین نہیں ہو رہا۔۔ وہ آنکھیں پھاڑ کر بے یقینی سے کہنے لگی۔۔

کس بات پر۔۔ اس نے دانت پیس کر پوچھا۔۔ مطلب بات پر یقین نا ہونے پر اتنا چیخنی تھی۔۔
یار وہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔۔ وہ خوشی سے کہنے لگی۔۔

کون دیکھ رہا جس پر مرنے جیسی ہو گئی ہو۔۔

اپنے داہیں طرف دیکھو۔۔ لیزی نے آنکھوں کے اشارے سے اسے داہیں طرف دیکھنے کو کہا۔۔ جس پر وہ بیزاریت سے دیکھنے لگی۔۔

اسکی سنہری آنکھیں جیسے نیلی آنکھوں سے ٹکرائی زشیہ کے بدن میں سرسر اہٹ پھیل گئی۔۔ اسکا دل نیلی آنکھوں سے دھڑک اٹھا۔۔ وہ پوری توجہ سے اسے دیکھ رہا تھا زشیہ کو کھرا ہٹ ہونے لگی۔۔

کک۔۔ کون ہے لیز۔۔ ی۔۔ اسکے منہ سے الفاظ اٹک کر نکلے۔۔

ٹاؤن : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

ویکس۔ لیزی ابھی اسے ہی دیکھ رہی تھی تبھی اسکا حال نہیں دیکھ پائی۔۔۔

کالے بال نیلی آنکھیں سفید رنگت مغرور کھڑی ناک سرخ ہونٹ۔ وہ واقعی ایسا تھا جس پر لڑکیاں ویلنس تو کیا کسی کو بھی نظر انداز کرتیں۔۔۔
وہ اٹھ کر جانے لگی۔۔۔

کہاں۔۔۔ لیزی نے پوچھا تو اسے اپنے ماتھے پر اسکاف سے پسینہ صاف کیا اور سرخ ہونٹوں پر زبان پھیر کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔ یار مجھے کچھ کام ہے، بہت امپورٹنٹ ہے۔

اس نے جلدی کہا اور تیزی سے کیفے سے باہر نکل سانس لینے لگی۔۔۔ لیزی ابھی اندر ہی تھی یا شاید جینی کے ساتھ ہو گئی تھی
باتوں میں مصروف یا اس لڑکے کو ہی دیکھ رہی ہو گی۔۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہوا نشانوں کے ساتھ۔۔۔ بہت قریب کان میں سر گوشی ہوئی۔ اور ایک انگلی نے اسکے نیلے نشانوں کو چھووا۔

وہ کرنٹ کھا کر دوڑ ہٹی اور مرٹی تو وہی تھا۔ ویکس۔ اپنی دلکش مسکراہٹ کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔
وہ گھبرا کر یہاں وہا دیکھنے لگی۔

میں نہیں میں بہت خوبصورت ہوں تو سوچا کیونا اپنے لیے ایک خوبصورت لڑکی چنوتا وہ تم ہو۔

اس لیے تھیں اب صرف ویکس کو سوچنا پڑے گا۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ کہتا اسکی طرف بڑھ رہا تھا۔ اور وہ پیچے کی جانب ہٹ رہی تھی بنا دیکھے کہ کتنی گاڑیاں گذر رہی تھیں اگر ایک کے بھی آگے آجائی تو کچل جاتی۔۔۔

گاڑیوں اور اس میں صرف کچھ ہی فاصلہ تھا جب ویکس نے اچانک اسے بازو سے اپنی طرف کھینچا۔ جس سے وہ چیختی سیدہ اسکے چوڑے سینے سے لگی۔

وہ خوف سے آنکھیں میچے اسکے سینے سے لگی تھی۔۔۔

جب کچھ سیٹیوں کی آواز اسکے کانوں پر پڑی۔۔۔

اس نے آنکھیں کھولی تو خود کو ویکس کے حصاء میں پایا۔

ٹاؤن : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

کچھ لڑ کیاں اور کڑ کے مسکرا کر دونوں کو دیکھ رہے تھے۔
خوف اور ایک انجانے شخص کے ساتھ لگی وہ شرم سے پانی ہونے لگی۔
وہ اس سے دوڑ ہونے لگی پر ویکس نے ایسا نہیں ہونے دیا۔۔۔
اس نے بے یقینی سے اس انجان لڑ کے کو دیکھا۔ جو آس پاس کی پر وہ کیسے بغیر اسے سینے سے لگائے دیکھ رہا تھا۔
زشیہ کا دل بلند آواز میں دھڑکنے لگا۔
جسے سن کرو یکس مسکرانے لگا۔
چھوڑ و بھجھے۔ وہ خود کو اس سے الگ کرنے لگی۔
اگرنا چھوڑوں تو۔۔۔ وہ اس پر تھوڑا جھک کر کہنے لگا۔۔۔
جس پر زشیہ نے اپنی پوری طاقت سے اسے دھکا دے کر خود سے الگ کیا اور وہاں سے بھاگ گئی۔
پچھے یکس کا ایک جاندار قہقہہ سننے میں آیا۔
اب مزہ آئے گا دونوں سے۔ زوٹی اور ویلس۔
اس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور اسے دوڑ ہوتے دیکھتا رہا۔
وہ بھی بھی زشیہ کی دھڑکن کو خود میں محسوس کر رہا تھا۔
زشیہ بیڈ پر خاموش بیٹھی تھی۔۔۔ جب مسز کار تھن روم میں آئی۔۔۔
کیا ہوا ہے زی۔۔۔ اسے پاس بیٹھ کر اس کا سر اپنے گوڈ میں رکھا۔۔۔
کچھ نہیں موم۔۔۔ اسے پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔۔۔
تو پیٹا تینی خاموش اداس کیوں ہو جب سے آئی ہو۔۔۔ شاید وہ کل اسکی گھبراہٹ اور خوف دیکھ چکی تھی۔۔۔
نہیں موم اسی بات نہیں ہے۔۔۔ بس دل بہت اداس ہے ڈیڈ کے لیے۔۔۔ اسے اپنے ماٹھے پ پسینہ صاف کر کے انہیں
یقین دلانے کی کوشش کی کہ اسکی طرف سے کوئی بات نہیں ہے۔۔۔

ٹاؤن : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

اب اپنی موم کو کیا بتاتی کل کے انجان شخص کی حرکت کا۔ جس نے اسے پھر سے خوف میں مبتلا کر دیا تھا۔۔

اسکی باتوں میں عجیب ضد تھی۔ اور ایسا لگتا تھا جیسے کہیں سنی ہوئی آواز۔۔ جانا پہچانا احساس تھا۔۔

تو بینا بہت دیر ہو گئی ہے یونی کے لیے نہیں جانا کیا۔۔ ابھی تک اسے ہی بیٹھی ہو۔۔ مسز کار تھن اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتی پوچھا۔۔

وہ اس حادثے کے بعد بہت ڈری سہی رہنے لگی تھی۔۔ پھر کافی محنت کے بعد پھر اس میں تبدیلی آئی جس سے وہ دونوں بہت خوش تھے۔۔

پر کل پھر اسکے چہرے پر خوف محسوس کیا تھا۔۔ اور آج پوچھنے پر وہ بات بدلا گئی تھی شاید وہ بتانا نہیں چاہتی تھی۔۔ اسیلے اسے زیادہ پوچھنا مناسب نہیں لگا۔۔ اگر کوئی بات ہوتی تھی تو خود بتادیتی تھی۔۔
نہیں موم دل نہیں کر رہا جانے کو۔۔

زی بیٹاً گرا ایسے کرتی رہو گی تو کیسے چلے گا۔۔ اٹھوریڈی ہو جاؤ۔۔

بٹ موم۔۔ اسکا ذرا بھی دل نہیں تھا جانے کو۔۔

نوزی میں کچھ نہیں سنو گی۔۔ تمہارے ڈیڈ بھی کہہ رہے ہیں جاؤ۔۔ مسز کار تھن کہہ کر چلی گئی مطلب اب کچھ نہیں سننا تھا۔۔

وہ بھی بے دلی سے اٹھی پھر کچھ دیر میں ریڈی ہو کے نیچے آئی۔۔

♥♥♥♥

وہ یونی آئی تو سب اسے بہت عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔

اسکا ہاتھ خود بخود اپنے نشانوں کی طرف گیا پر وہ تو اسکاف سے چھپے تھے۔۔ پھر یہ کیوں مجھے ایسے دیکھ رہی ہیں۔۔

پر کچھ محسوس کرنے پر پتا لگا انکی نظروں میں حسد نفرت تھا اپنے لیے وہ الجھ گئی۔۔

وہ نظر انداز کرتی آگے بڑھنے لگی۔۔

ٹوپ: دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

ولینس کے پر پوزل پر تو بڑے نخے کر رہی تھی۔ پھر یہ کیسے اکسیپٹ کر لیا۔ لیزی کی طنز بھری آواز اسکے میں پڑی۔۔۔ وہ ٹھٹھک کر رکی۔ پھر مر کر لیزی کو دیکھا جو طنزیا مسکرار ہی تھی۔

کیا مطلب کیا اکسیپٹ کر لیا ہے۔ وہ تھوڑے غصے اور ناسجھی سے پوچھنے لگی۔۔۔

اب زیادہ بنومت۔ کل ہی دیکھا اور کل ہی پٹالیا مجھے کیا پتا تھا اتنی معصوم دیکھنے والی اتنی تیز ہو گی۔ شاید یونی میں پھسلنے والی بات لیزی سے بھی ہضم نہیں ہو رہی تھی۔

اسکی با تو پر ز شیہ کا چہراغصے سے سرخ ہو گیا۔

کیا بکواس ہے لیزی کس کو پھنسایا ہے مینے۔۔۔ اتنا تو وہ سمجھ گئی تھی بات کسی لڑکے کی ہے۔

چلاو نہیں زی چلانے سے اپنے کارنا مے چھپ نہیں جاتے۔

کیا تنے کل ویکس کا پر پوزل اکسیپٹ نہیں کیا تھا اور کل کیفے کے باہر اسکی بانہوں میں نہیں تھی۔ اسکی جھوٹ پر وہ ڈھنگ رہ گئی۔

بنالوں کسی کے ساتھ اپنا وقت boyfriend تو تمہیں کیا تکلیف ہو رہی ہے تم تو یہی چاہتی تھی کہ میں کسی کو اپنا گزاروں۔ تو اب جب مینے ویکس کو ہاں کی ہے تو تمہیں کیواب میری معصومیت چالا کی لگ رہی ہے۔ وہ ایسا کہنا تو نہیں چاہتی تھی پر لیزی کا غصہ اور طنز پر بغیر سمجھے غصے سے کہہ کر چلی گئی۔
پیچھے لیزی غصے اور ولینس کے خوف سے اپنے ماتھے پر آئے پسینے کو صاف کرنے لگی۔
اسے کیا پتا تھا اسکی محنت الٹارنگ لائے گی۔



ولینس اپنی لال آنکھیں لیے ز شیہ کے ہی انتظار میں کھڑا تھا۔ اسکے پاس وقت کم تھا اور نیچے میں ویکس کا آنا اسکی ساری محنت خراب ہو گئی تھی۔

اسے کلاس سے باہر نکلتا دیکھے سے اسکی جانب بڑھا۔ پر یہ دیکھ کر اسکا اور بھی براحال ہو گیا۔

ویکس اس سے پہلے ہی ز شیہ کو بازو سے پکڑ کر لے جانے لگا۔

ٹاؤن: دی ویکس ڈلف / **مصنف:** مہوش علی

ویلس مزید غیض و غصب میں آگیا وہ اس سے زشیہ کو چھیننا چاہتا تھا۔ پر ایسا کرنہ سکا کیونکہ اسکے آنکھ اور منہ ناک سے کالاخون بہنے لگا جس کی وجہ سے وہ یونی سے کسی طوفان کی طرح غائب ہو گیا
چھوڑ و مجھے تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرا ہاتھ پکڑنے کی۔ زشیہ اس سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتی غصے سے آہستہ آواز میں بولی۔۔۔ اگر تیز بولتی تو اس کا تماشہ لگ جاتا۔۔۔

ویکس اسکی با تو پردھیان دئے بغیر اوپر خالی کلاسوں کی طرف لے آیا۔۔۔ یہ دیکھ زشیہ کی جان منہ میں آگئی۔۔۔
چھوڑ و مجھے ورنہ میں پر نسل کو تمہ۔۔۔

وہ چلا کر کہہ ہی رہی تھی جب ویکس نے قطار میں بنی اوپر خالی کلاسوں میں سب سے آخری کلاس جو کونے میں ہونے کی وجہ سے اندر ہیرے میں ڈوبی ہوئی تھی۔ اس میں آکر دروازہ بند کر دیا اور اسے دروازے سے لگا کر اسکے دونوں ہاتھوں کو دروازے سے لگائے اپنے ہاتھ میں قید کر دئے۔ اور اس سب میں اسے ایک سینڈ بھی نہیں لگا۔

کلاس میں اتنا اندر ہیرا تھا کہ وہ آنکھیں چھار چھار کر بھی دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی پھر بھی کچھ نہیں نظر آ رہا تھا۔
صرف ویکس کی گرم سانسوں کے علاوہ۔۔۔
وہ خوف سے رونے لگی۔۔۔

ہاں اب بتاؤ کیا کہو گی پر نسل سے یہی کہ ویکس مجھے ایک خالی کلاس میں لیکے گیا اور۔۔۔ (وہ اسکے بہت قریب ہوا بولتے اسکے ہونٹ زشیہ کی گردن سے ٹھیک ہو رہے تھے)۔۔۔ ہم اتنا قریب تھے کہ۔۔۔
آگے تم مجھے محسوس کر رہی ہو کہ میں تمہارے کتنا قریب ہوں تو بتا دینا۔۔۔ کہنے کے ساتھ اسکا ہلکہ قہقہہ لگا۔۔۔

پل۔۔۔ زنج۔۔۔ جانے دو۔۔۔ وہ ڈر سے اٹک اٹک کر الفاظ ادا کر رہی تھی آنکھوں سے آنسوں لڑیوں کی صورت میں بہہ رہے تھے۔۔۔ کبھی بھی کوئی اسکے اتنا قریب نہیں آیا تھا۔۔۔ جس سے اسکی سانسیں اکھڑنے لگی تھیں۔۔۔
ویسے ہی وہ لڑکوں سے دور رہتی تھی۔۔۔ اسکی دوستی صرف دو سے تھی۔۔۔ ایک مارک اور دوسرا۔۔۔ اسکے بارے میں سوچتے اسکی آنکھوں میں آنسوں آگئے۔۔۔ اور مارک کے بارے میں سوچ آتے ہی دماغ میں طوفان چلنے لگا۔۔۔ وہ اس

ٹاؤن : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

سے انہائی نفرت کرنے لگی تھی۔ اگر محبت ہوتی تو محبوب قہری بھی ہوتا تو بھی منه ناموڑتی۔ پر یہاں تو صرف وقت جذبہ تھا جسے وہ محبت کا نام دے بیٹھی۔

وہ ہمت کر کے اس سے آزاد ہونے کی کوشش کرنے لگی۔ اسکی خواکش نکلی کہ وہ اس وقت اس اچانک نازل ہوتی مصیبیت سے اتنا دور ہو جائے جتنا آسمان اور زمین کا فاصلہ ہے۔

پر وہ ویکس تھا۔ اسکی ہربات کو سننے والا سنے اپنا پورا وزن اس نازک پر ڈال دیا اور اسکی کوششوں کو ناکام کر کے اپنے دہلتے ہو نٹوں سے اسکے نشانوں کو چھوٹے لگا۔ زشیہ کی سانسیں بند ہو گئی۔ الفاظ جیسے گھم ہو گئے۔ جسم میں چونٹیاں رینگنے لگی۔

منہ سے بے اختیار سکی نکلی۔ وہ بے آواز رورہی تھی۔ کیسی سزا نہیں مل رہی تھی اسکو۔ مجھے اپنی چیزیں چھیننی بھی آتیں ہیں اور انہیں سزا دینا بھی۔ اسکی سرگوشی کا نوں میں پڑی۔ اور دوسری بات وینس سے اتنا دور ہو گی جتنا اس طالم مجھ سے ہونے کی خواکش کر رہی ہو۔ جو ناکام ہے۔ اور مجھ سے ڈرمت یہ تو صرف شرعاً ہے۔ ابھی تنے ویکس کو دیکھا ہی کہاں ہے یہ تو صرف وینس سے دور کرنے کے لیے اور تمہیں احساس دلانے کے لیے تھا کہ ویکس ابھی ہے۔

وہ بولتا پنی انگلی سے اسکے کانپتے سرخ ہو نٹوں کو چھوٹے لگا۔ وہ اندھیرے میں بھی صاف اجالوں کی طرح دیکھ رہا تھا۔ اسکی پسینے اور آنسوں میں بھیگی حالت کو بھی۔ اسکے ہونٹ خوب خود مسکرانے لگے اسکی حالت پر۔۔۔ وہ اس سے تھوڑا دور ہٹا اور اپنے ہاتھ کے قید سے اسکے ہاتھ آزاد کیے تو زشیہ کو جیسے زندگی کی ایک کرن نظر آئی۔ وہ اپنے درد کرتے بازوں کی پرواکیے بغیر جلد جلد کانپتے دروزہ کھولنے لگی۔

جب کھلا تو ایک سانس کے ساتھ وہ باہر بھاگنے لگی۔ پر ویکس نے اسے ڈرانے کے لیے اسکے پنک اسکاف جو کندھوں پر تھا پکڑ لیا۔

زشیہ کی تو جیسے روح کسی نے کھینچ لی ہو۔ وہ ایک دم بند سانس سے رکی پھر سر نیچے کر کے اپنے اسکارف کو دیکھا۔ ایک

ٹاؤن : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

جھٹکے سے کھینچ کر خود سے الگ کیا اور ریل گاڑی کی طرح بھاگی۔۔۔
ویکس تو اسکی حالت پے مزالتیتے قہقهہ لگا اٹھا۔۔۔



وہ اپنے گھر میں دروزہ بند کر کے اسکے ساتھ لگی سر گھٹنوں میں دے بیٹھی تھی۔ اور مسلسل آنسو بہار ہی تھی۔ مسز کار تھن
گھر میں نہیں تھی اگر اسکی حالت دیکھتی تو وہ خود سخت پریشان ہو جاتی۔

کون ہو تم کیوں کر رہے ہو میرے ساتھ ایسا کیا بگاڑا ہے مینے تمہارہ کیوں ہر کوئی تکلیف دیتا ہے مجھے۔۔۔ وہ سسکتی روتو
خود سے بول رہی تھی۔۔۔ کاش وہ آج جاتی نہیں یوں۔۔۔ ہر کسی کے قید میں جکڑ رہی تھی۔ کون بچائے گا سے۔۔۔



رات کی سیاہی سنسان گھنے جنگل میں وہ اسکے سامنے ٹھر ٹھر کانپ رہی تھی۔۔۔

پ۔۔۔ لیز ووو۔۔۔ ویلنس محمجھے تھوڑا وقت دو میں کسی دوسرے راستے سے ز شیہ کو تمہاری طرف لاوں گی۔ لیزی اسکے
سامنے گڑ گڑاتی اتجا کر رہی تھی۔۔۔

ویلنس کے دو بڑے دانت تھے جن سے خون ٹپک رہا تھا۔ میدے جیسی رنگت پر جگہ جگہ چیر تھے جن سے خون بہہ رہا
تھا لال آنکھیں اور سینے میں لگا خنجر۔۔۔ وہ ایک بڑی عمر کا ویمپا ر تھا۔۔۔
اسکے پاس وقت کم تھاموت لمحہ قریب آ رہی تھی جو اسے پاگل بنارہی تھی۔۔۔

وہ ایک پل میں اسکے پیچھے آیا اور اپنے کالے بڑے ناخوں والے ہاتھ سے اسکے بالوں کو جکڑ کر اسکے سر کو پیچھے جھٹکا دیا
ایک چیز سے سر پیچھے کو ہوا۔۔۔

اگروہ تھوڑا زور دیتا تو اس کا سر تن سے الگ ہو جاتا۔۔۔

اور کتنا وقت دوں تم میری حالت نہیں دیکھ رہی مجھے جلدی اسکا خون چاہیے۔۔۔ وہ اسکے کان کے قریب دھاڑا۔
میں کلو شش کر رہی تھی پر نیچ میں ووہ ویکس آگیا۔ مجھے صرف ایک بار موقعہ دو میں خود ز شیہ کو تمہارے پاس لاوں
گی۔۔۔ اسے ڈرتے روتے کاپنے ایک موقعہ مانگا۔ اور ویلنس کے پاس اسے ایک موقعہ دینے کے علاوہ کوئی چارہ بھی

ٹاؤن : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

نہیں تھا۔۔

ایک جھٹکے سے اسے دور پھیکا وہ سیدہ منہ کے بل زمین پر گری جس سے اسکے ہاتھ کی ہتھیلوں میں کانٹے چب گئے۔
آہہ سہ۔۔ وہ درد سے کراہا اٹھی۔

صرف ایک موقعہ اگر اس بار کچھ ناکر سکی تو میں وہ حال تمہارہ کروں گا جو اس کا کرنا چاہتا ہوں۔۔ اسکی دھمکی پر وہ سر سے
پیر تک لرزائی۔

نن۔۔ نہیں میں لاو فی۔

رات کا وقت تھا باہر سیاہی اپنی چادر پھیلا پھیکی تھی۔۔ وہ اپنے کمرے میں بیٹھ پر لیٹا چھت کو گھور رہا تھا۔۔

اس شہر میں تو وہ اپنے کام سے آیا تھا پر شاید قسمت بھی ان دونوں کو پھر سے ملانا چاہتی تھی۔۔ اس لیے اسے زشیہ مل گئی
اپنے نام کے ساتھ۔۔

پہلے تو اس کا دل کیا وہ اسے لے جا کر سب کچھ سنے اسکے منہ سے پر اسکی اسکے باپ کی ایسی حالت کرے کہ اپنے پیدہ ہونے
پر بھی افسوس ہو۔۔ پر پھر جب اسکے چہرے کے سامنے ایک معصوم سنہری آنکھوں والی چھوٹی بیگی کا چہرہ لہرا یا تو اسکے دل
میں ایک ٹیکی اٹھی۔۔۔

اسکے دل نے فوراً گواہی دی کہ اسکی زشیہ یا انکل کا ر تھن ایسا نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

جہاں مارک کے اتنے بڑے جال میں کھنس کر اسنے اپنے اتنے سال اس سے نفرت کرتے گزارے اب وہ ایسی کوئی
بیو تو فی نہیں کرے گا۔۔۔

اس نے زشیہ کو اتنی بڑی سزا اس لیے دی تھی کیوں کے اسے مارک کو اپنے دل میں جگہ دینے کی کوشش کی تھی۔۔ جو صرف
ویکس کی تھی اسکے ویکس کی۔۔

آج وہ صرف اسے ویلنس سے دور کرنا چاہتا تھا۔۔ پر پتا نہیں کیوں دل اسکے قریب ہونے لگا۔۔ اور ویکس نے اپنے آگے
کسی کی سنبھال ہے جواب سننا اسکی۔۔

ٹاؤن : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

وہ بہت خوش تھا آخرا سکلی زی اسے مل ہی گئی تھی۔۔
اسکے خوبصورت چہرے پر دلکش مسکراہٹ ابھری۔۔
اس نے ایک گہرہ سانس لیا اس سانسوں میں زشیہ کی خوشبو بھی تھی۔۔
وہ حیران ہو کر اٹھ بیٹھا۔۔

یہاں وہ کہاں ہو گی۔۔ اس نے سوچا پھر کچھ یاد آنے پر مسکرا کر اپنے ساتھ بیڈ پر پڑے اسکے اسکارف کو دیکھا اور ہاتھ بڑھا کر اٹھایا۔۔ اپنے دل میں ابھرنے والی خواش پوری کرنے لگا۔۔ اس نے اسکارف بیڈ پر اپنے سامنے بیچھا یا اور آنکھیں بند کر کہ کچھ پڑھنے لگا۔۔ جس سے اسکارف ہوا میں اٹھا اور اس پر لپٹ گیا۔۔



وہ سمجھتا کیا ہے خود کو کوئی اتنی گھٹیا حرکت کرتا ہے کسی لڑکی کے ساتھ۔۔ وہ بیڈ پر بیٹھی جب کچھ سنبھل گئی تھی تو اب مسلسل یاد کر کے کڑر ہی تھی۔۔ اس نے اپنی کلامی کو دیکھا جہاں اسکے مضبوط انگلیوں کے سرخ نشان تھے۔۔
اس نے توحد کر دی ہے بد تمیزی کی اب اگر وہ میرے تھوڑا بھی قریب آیا میں اسکا دیواروں سے سر پھار دو گی۔۔ اسکا ہاتھ خود بخود اپنے نشانوں اور گردان پر گیا۔۔ جس پر وہ لال ٹماٹر ہو گئی۔۔

افف۔۔ کتنا بد تمیز انسان تھا۔۔ وہ اسکے لمس کو محسوس کرتی جل کر کہنے لگی۔۔

میں کیوں اسے بار بار یاد کر رہی ہوں۔۔ وہ جھنجھلا گئی۔۔ پر جب دماغ میں کچھ آجائے تو اتنا آسان نہیں ہوتا اس سے پیچھا چھڑ روانا۔۔ اسکا ہاتھ اپنے ہونٹوں پر گیا جس پر وہ شرما کر چہرہ تکیے میں چھپا گئی۔۔
اسکا دل اپنے مقام پر پہنچ کر میٹھے ساز میں دھڑک رہا تھا۔۔ چہرے پر مسکان پھینے لگی۔۔
پر اچانک سب کچھ بدل گیا۔۔ چہرے پر مسکان کی جگہ غم نے لے لی تھی۔۔ آنکھوں کے سامنے سنہری آنکھیں اہر ان گلی۔۔ منہ سے ایک سکنی نکلی۔۔ اپنے بچپن کے ساتھی کو یاد کر کے۔۔ ویکس کا شتم زندہ ہوتے میرے ساتھ ہوتے۔۔

ابھی وہا نہیں سوچوں میں تھی جب اسکا موبائل بجا۔۔ اس نے چہرہ صاف کر کے موبائل دیکھا تو لیزی کا نام جگہ گارہ تھا۔۔

ناؤف دی و یکس و لف / مصنف: مہوش علی

اسکی صحیح کی باتیں ماد کر کے اسکے چہرے پر ناگواری پھیلی۔

اسے مسلسل بچتا دیکھ کر او کے کر کے کان سے لگا ہایر پولی کچھ نہیں۔۔۔

ز شہ پلیز مجھے معاف کر دو۔ لیزی کی شر مند آواز آئی۔ زی پھر بھی کچھ ناپولی۔

زی پیز میں بہت شرمندہ ہوں میں بہت غلط کہا تم سے تمہیں ہر ط کیا۔ مجھے تمہاری پر سنل لائف میں یوں نہیں

آنا چاہیے تھا پلیزی مجھے سکون نہیں مل رہا تمہیں ہرٹ کر کے۔۔۔ کہنے کے ساتھ وہ روپڑی جس پر زشپے گھبرائی۔

لیزی تم رو تو نا میں تم سے ناراض نہیں ہوں ہاں و قنی غصہ تھا یہ اب تو وہ بھی بلکل نہیں ہے۔۔

تم سچ کہہ رہی ہونا زی۔ اسے تصدق جائی۔

ہاں میں سچ کہہ رہی ہوں۔ زی ہمیشہ کی بیو قوف یہلے مشاکے جال میں پھنس گئی پھر اب لیزی کے۔

تو کیا میں اینے فارم ہاؤس یہ پارٹی دو نگی تم آؤ گی۔ لیزی اینے مقصد کے طرف آئی۔

لیزے کی بار میں وہاں نہیں آسکوں گی وہ بہت دور سے۔۔۔ ز شہر میشان ہو گئی۔۔۔

مجھے بتا تھا تنے مجھے انسے دل سے معاف نہیں اگر کیا ہوتا تو ضرور آتی۔

نہیں لیزی ایسی مات نہیں ہے۔۔

تو کیسی بات سے زی انسان سے غلطیاں ہو حتیٰ ہیں۔۔۔ وہ پھر رونے کا ناطک کرنے لگی۔۔۔۔۔

اچھا تم پھر سے نہ رو میں آنے کی کوشش کروں گی۔ انسے جلدی سے کہا۔۔۔ جس پر لیزی خوش ہو گئی۔۔۔

کاٹ گئی۔

وہ صدمے میں آگئی کوئی اسے بھی کرتا سے اتنی بات ہے۔ انسنے حانے کا فیصلہ کیا کہیں وہ بچ میں ایسا ناکر دے۔

کچھ دیر ایسے ہی بیٹھی رہی۔ جب ٹائم زیادہ ہونے لگا تو اٹھی دروازہ کھڑکی اچھے سے بند کی اور بیڈ پر آ کر لائیٹ آف کر کے

ٹاؤن : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

سونے لگی--



اسے ابھی آنکھیں موندیں کچھ ہی دیر ہوئی تھی۔ جب اسے اپنی گردن پر کسی کی تیز سانسیں محسوس ہوئی۔ ایسا لگ رہا تھا کوئی اسکی خوشبو کو اپنے اندر اتار رہا ہو۔

اس نے گھبر اکر آنکھیں کھول دی اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اپنے ماٹھے پر آئے ننھے ننھے قطروں کو ہاتھ کی پشت سے صاف کرنے لگی۔ کمرے میں پھیلی ہلکی روشنی میں ارد گرد دیکھنے لگی پھر ہاتھ بڑھا کر پورا کمرہ روشن کر دیا۔ بیٹھ سے اتر کر پورے کمرے کا جائزہ لینے لگی۔

پر کوئی نہیں تھا۔ کھڑکی دروازہ بھی بند تھا۔ وہ کمرے کے نیچے کھڑی تھی۔

شاید میرہ و حم ہو۔ کہتی وہ آگے بڑھنے لگی پر بڑھنا سکی۔ وہ کسی کے حصار میں قید تھی۔ وہ سر سے پاؤں تک لرز گئی۔ پھر سے کسی کی سانسیں اپنے اوپر محسوس ہوئی۔

وہ پھر سے ہلنے کی کوشش کرنے لگی پر ناکام گئی۔ خوف سے اس کا چہرہ سفید ہو گیا۔ پور پور کانپ اٹھا۔ ہاتھ چیچھے کو بندھ گئے۔ اب صرف منہ ہی تھا جس سے چلا کر اپنا بجاو کر سکتی تھی۔ پرویکس تو اسکی ہربات پہلے جانتا تھا کہ وہ کیا کرنے والی ہے۔ وہ چیختی چلاتی اس سے پہلے ہی اسکے نازک ہونٹوں پر کسی کا مضبوط ہاتھ اس کا منہ قید کر گیا۔

وہ بغیر آواز کے رونے لگی۔ رات کے دو بجے کمرے کے نیچے وہ قیدی بنی کھڑی تھی۔ اسے کچھ دیکھائی نہیں دے رہا تھا۔ صرف محسوس ہو رہا تھا جسکی وجہ سے اسکی آدمی جان لکھنے کو تھی۔ وہ اندر ہی اندر اپنے ماں باپ کو چلا چلا کر پکار رہی تھی۔

پرانہیں یہ وہم گمان میں بھی نہیں ہو گا کہ اس وقت انکی بیٹی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔

زشیہ روئی تڑپتی خود کو چھڑوانے کی ناکام کوششوں میں جاری تھی۔ اے سی میں بھی وہ پسینے میں بھیگ گئی تھی۔ جب کچھ بھی ناکر سکی تو خود کوبے بسی سے چھوڑ دیا۔

ناؤف دی ویکس ڈل / مصنف: مہوش علی

اسکے ایسا کرنے پر ویکس جو مسلسل اسے قابو میں کر رہا تھا مسکرا دیا۔۔۔

آخر ہرنی آہی گئی بھیڑیے کے حصار میں۔ الفاظ اسکے کانوں میں پڑے پروہ ہوش میں ہوتی تو سمجھتی وہ تو خوف سے سارے حواس کھو بیٹھی تھی صرف ڈری ہونی کی طرح روتے ہوئے یہاں وہاں دیکھ رہی تھی۔۔۔

جب وکس نے اسکی گردن پر اپنے ہونٹ رکھ دئے۔ زشیہ کے پورے جسم میں کرنٹ دور گیا۔ وہ سرخ ناک اور سرخ سترہی آنکھوں سے لفی میں گردن ہلانے لگی۔

پر وہ ویکس ہی کیا جسے کچھ بے بسی دیکھے کسی کی۔ وہ اسے نظر انداز کرتا اسکی خوشبو کو اپنے اندر اتارنے لگا۔ زشیہ کی خوشبو نے جیسے اس پر نشہ کر دیا تھا۔ زشیہ نے ایک دوسری کوشش کرنے کے لیے سر کو جھٹکا دیا۔ جس پر ویکس کو غصہ ہونے لگا۔ اسے اسکے بالوں سے پکڑ کر سر جھٹکے سے چیچھے کیا منہ پر ہاتھ نا ہونے کی وجہ سے ایک زور دار چینگنکلی۔ اسکے ساتھ ہی ویکس نے اپنے ہونٹ اسکے ہونٹ پر رکھ دیے۔ یہ آخری لمس تھا جو اسے محسوس کیا۔ پھر وہ اپنے ہوش حواس کو بیٹھی۔ ویکس نے اسے بیڈ پر ڈالا اور اس پر چادر ڈال کر غائب ہو گیا۔



مسنگ کار تھن جو سوئی ہوئی تھی اچانک زشیہ کی چینچ پر ہٹ بڑا کراٹھی۔ اور تیزی سے اسکے کمرے کی طرف بھاگی۔ زی پیدا تم ٹھپک ہو۔۔۔ اس نے دروازہ نوک کرتے پوچھا پر کوئی جواب نا آپا۔۔۔

زی پیٹا دروازہ کھولو۔ تب بھی کچھ جواب نا آیا تو وہ دوسری کیز لے آئی دروازہ کھول کر اندر آئی تو وہ سامنے ہی سوئی ہوئی تھی کمرہ روشن تھا۔ کھڑکی دروازہ بھی بند تھے۔

شاید نیند میں ڈر گئی ہو گی۔ وہ خود سے کہتی چل کر اسکی پاس آبیٹھی۔ زشیہ کا چہرہ سرخ آنسوں سے بھیگا تھا۔ مسز کار تھن نے اس کا چہر اضاف کیا اور ما تھے پر بوسہ دیا۔ پھر کچھ دیر بیٹھی رہی اسکے بعد لائیٹ آف کر کے دروازہ بند کرتی چلی گئی۔



ٹوپ: دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

پتا نہیں کیوں مجھ سے ہر کوئی اتنا جلدی ڈر جاتا ہے۔۔۔ کہنے کے ساتھ ہی ایک قہقہہ لگایا۔۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھا تھا۔ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر زشیہ کی حالت پر ہنس رہا تھا۔۔۔

بیٹا ویکس تیرا کیا ہو گا فیوجر میں۔۔۔ کہنے کے ساتھ ہی بانہیں پھیلا کر بیڈ پر گر گیا۔۔۔



جاری ہے۔۔۔

آن جہی دینے کی کوشش کروں گی۔۔۔

میں آپ سب کی شکر گزار ہوں آپ سب نے مجھے بہت اچھار سپونس دیا ہے اور امید ہے آگے بھی دیتے رہیں



کر رہی ہوں اسلیے لکھتے سر میں درد ہو جاتا ہے اور mobile typing دوسری بات میرہ یہ پہلا ناول ہے پہلی دفعہ

زیادہ تو نہیں اتنا ہی لکھ پاتی ہوں۔ یہ میں ان ریڈر ز کو کہہ رہی ہوں جو کہتے ہیں شورٹ اپی۔۔۔ تو اسکی یہ وجہ ہے اسلیے

آپسے اتنی اپی کے لیے معزرت کرتی ہوں۔۔۔ یہ میرا ناول چائے سمجھ کر چھوٹی چسکیاں لیتے رہیں۔

یہ ایک چھوٹا مگر خوبصورت خوشحال گاؤں تھا۔ جہاں ماںِ ایکل اور اسکا دوست کار تھن رہتے تھے۔۔۔

ماںِ ایک اسکوں ٹیچر تھا اور کار تھن شہر میں کام کرتا تھا۔۔۔

ماںِ ایک کا ایک بیٹا تھا ویکس۔ اور کار تھن کی ایک بیٹی زشیہ۔۔۔

دونوں کی بہت گھری دوستی تھی۔۔۔ ویکس اور زشیہ دونوں کی آنکھیں سنہری تھی۔۔۔ گاؤں کے پاس ہی گھنا جنگل تھا اور

بلند پہاڑ تھے۔۔۔

ویکس ایک ہوشیار بچا تھا۔۔۔ پڑھائی اور کھیل میں سب سے آگے ہوتا تھا۔۔۔

گاؤں میں سب کالاڑا تھا جتنا خوبصورت تھا اتنا ہی ہر کسی کی مدد کرنے والا۔۔۔

زشیہ میں اسکی جان ہوتی تھی۔۔۔ دونوں ایک دوسرے کے بنا ایک پل بھی نہیں رہتے تھے۔۔۔ ویکس زشیہ سے پانچ سال

بڑا تھا۔۔۔

دی ویکس ڈلف

ٹاؤن : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

مائیکل نے ایک دن ایک زخمی بچے کو گھر لایا۔۔۔ اسکی حالت بہت خراب تھی۔

جس کا علاج کرنے کے بعد جب وہ ٹھیک ہوا تو اس سے اسکا پوچھا گیا جس پر اس نے بتایا کہ اسکا کوئی نہیں ہے اور جنگل میں اس پر جانوروں نے حملہ کر دیا تھا جن سے بچتے بچتے وہ اتنا زخمی ہو گیا۔۔۔

مائیکل کو اس بچے پر بہت رحم آیا جس وجہ سے اس نے اسے اپنا بیٹا بنانا کر اپنے گھر میں رکھا اور اس کو مارک نام دیا۔۔۔

ویکس اور زشیہ بہت خوش تھے کہ انکا ایک اور دوست آگیا پر مارک بہت گم صم رہتا تھا کسی سے بات نہیں کرتا تھا۔۔۔

اچانک گاؤں سے بچے غائب ہونے لگے اور وہ کہاں غائب ہو جاتے تھے کسی کو پتا نہیں چلتا تھا۔۔۔

لوگ اس وجہ سے کافی خوفزدہ ہو گئے تھے۔۔۔ پھر انہوں نے اپنے بچوں کو باہر جانے پر پابندی لگادی تھی کوئی دور نہیں جاتا تھا۔۔۔

پھر سب اپنے گھروں میں ہی کھیلنے لگے۔۔۔ آہستہ آہستہ مارک بھی انکے ساتھ کھیلنے لگا پر وہ صرف زشیہ کے ساتھ کھیلنے چاہتا تھا جو ویکس کو قطعی منظور نہیں تھا۔۔۔

اس لیے وہ ویکس سے کافی چڑتا تھا جو ویکس کبھی محسوس کرنا سکا۔۔۔



ایک دن ویکس اور زشیہ کھیل رہے تھے۔۔۔ زشیہ چھپ گئی تو ویکس اسے ڈھونڈ رہا تھا جب ایک انجان آدمی نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر جنگل کی طرف لے گیا۔۔۔

ویکس نے کافی کوشش کی خود آزاد کروانے کی پر اس میکٹے مرد سے مقابلانا کر سکا۔۔۔

وہ اسکو سے ہی اٹھائے جنگل میں ایک زخمی شخص جو بند آنکھیں کیے درخت سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا اس کے جگہ جگہ سے خون بہہ رہا تھا۔۔۔

وہ آدمی اسے لیکے اسکے آگے سر جھکائے کھڑا ہو گیا۔۔۔ سر کا رہم بچے کو لے کے آئے ہیں۔۔۔ اس آدمی نے اس زخمی شخص سے کہہ ویکس تو اسکی حالت دیکھ کر ہی پر یثاثاں ہو گیا اور اس آدمی کے ہاتھ میں کاٹ کر خود کو چھڑوا کر اسکے پاس آیا اور اس سے کہنے لگا۔۔۔

ٹاؤن: دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

انکل آپ ٹھیک ہیں۔۔ آپ آئے میرے گھر یہی قریب ہی ہے وہاں میں آپکی مدد کر کے آپکو ٹھیک کر دوں گا۔۔ ویکس اپنے یہاں لانے کا بھی مقصد سمجھا تھا۔۔ اس زخمی شخص کے پاس بیٹھ کر بولا۔۔

اور اس کھڑے شخص سے کہا جو اسی کا پتلا بنا کھڑا اپنے سر کار کو دیکھ رہا تھا۔۔ آپ دیکھ کیا رہے ہیں اسے اٹھانے میں مدد کریں گھر میں ہم اس کا اعلان کریں گے۔۔

اسکے کہنے پر اس زخمی شخص نے اپنی نیلی آنکھیں کھول کر مسکرا کر اسے دیکھا۔۔ پھر اپنے سامنے کھڑے آنسوں بہاتے ادمی کو۔۔ جس پر وہ بھی اداسی سے مسکرا دیا۔۔

نہیں بچے میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔۔ مجھے تم سے ایک مدد چاہیے ویسے بھی میرے بعد تمہیں ہی سب کچھ سنبھالنا ہے پھر بھی میں تم سے پوچھوں گا کیا تم میری مدد کرو گے۔۔ اس زخمی شخص نے ویکس سے کہہ جس پر ویکس نے فوراً ہی ہاں میں سر ہلا�ا۔۔

اب بچے پوچھو گے نہیں میں میں کون ہوں۔۔ وہ شخص پھر بولا۔۔

نہیں انکل آپ کو اعلان کی ضرورت ہے آپ چلو ہمارے گھر۔۔ ویکس پھر سے کہہ۔۔
بچے میری اب زندگی ختم ہے اب سے تمہاری زندگی شروع ہونے والی ہے تو اس لیے میں جو کہہ رہا ہوں اسے گھور سے سنو تمہیں پتا ہونا چاہیے کہ آگے تمہاری زندگی کیا ہو گی۔۔ اس شخص نے سنجیدگی سے کہہ۔۔ جس پر ویکس کو بھی متوجہ ہونا پڑا۔۔

میں ایک بھیڑ یا ہوں سب سے طاقتو اور شکلیوں والا۔۔ اس کے کہنے پر ویکس کو بلکل یقین نہیں آیا جو اسکے چہرے پر صاف دیکھ رہا تھا۔۔ اسے لگایہ شخص پاگل ہے۔۔

کوئی انسان بھیڑ کیسے ہو سکتا ہے۔۔ اسے دل میں سوچا۔۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے ویکس پر میرے بعد تم اس بھیڑیوں کے سردار بنو گے میں تمہیں ابھی یقین نہیں دلائوں گا وقت تمہیں سب کچھ سکھا دیگا۔۔ اور یاد رکھنا تمہیں ہمنے بھیڑیوں کا سردار چنان ہے ملکر اور تم ہمارے اس فیصلے کو اپنی بلندیوں پر ضرور پہنچاؤ گے۔۔

وہ پھر را گہرہ سانس لے کر بولنے لگا سے بولنے میں تکلیف ہو رہی تھی۔۔

ٹاؤن : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

تمہیں میں صرف یہ بتاؤں گا کہ تمہارہ مقصد صرف وینس کو مارنا ہو گا۔۔۔ وہ ایک شیطانی طاقتوں والا ایک ویکس پار ہے۔۔۔ سب سے بڑا اور خطرناک۔۔۔ وہ خود ہی تمہارے راستے میں آئے گا اسکے سینے میں لگا ہمارا خیبر اسے تم تک لائے گا۔۔۔

اس پر ہم دو بھیریوں نے حملہ کیا ہے جس سے وہ کافی زخمی ہو گیا ہے پر اب اس پر تیسرے اوار تم کرو گے جس سے اس کا خاتمہ ہو گا۔۔۔

وہ ایک معصوموں کا خون پینے اور لمبے پروں والا ویکس پار ہے۔۔۔ پر اسکی زیادہ توجہ اس انسان پر ہوتی ہے جو بھیریوں کے دل کے قریب ہو گا۔۔۔ اور اسکے ساتھ کافی دغا باز بھیری یہ بھی ساتھ ہیں۔۔۔ جو تمہیں تکلیف پہنچانے کی ہر وہ کوشش کریں گے جس سے تم ٹوٹ جاؤ۔۔۔ اور اپنے مقصد سے لڑ کھڑا جاؤ۔۔۔ اور مجھے یقین ہے تم اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہو گے۔۔۔ اور میری دعا بھی ہے تم اپنوں کی حفاظت کر سکو۔۔۔ مجھے معاف کرنا پچھے میں تمہاری زندگی اتنی مشکل نہیں بنانا چاہتا تھا۔۔۔ پر شاید قدرت ہی اس شیطان کو تمہارے ہاتھوں ختم کروانا چاہتی ہے۔۔۔۔۔۔

اسنے کہہ کر دوسرا آدمی کو اشارہ کیا جو ویکس کے پیچھے آگیا اور اسکے منہ پر مضبوطی سے ہاتھ رکھ دیا۔۔۔ ویکس نے پھر پھڑا کر اسکے ہاتھ میں اپنے چھوٹے چھوٹے ناخون گاڑھ دئے۔۔۔ پر اسکا ہاتھ ناہٹا پھر اسکی جان تب نکلی جب وہ شخص جس سے وہ ہمدردی کر رہا تھا۔۔۔ اسکے منہ سے لمبے نوکدار دانت نکلے اور اسکے پورے جسم پر کالے بال آگئے تھے۔۔۔ یہ دیکھ کر ویکس چلانا چاہتا تھا پر وہ کچھ ناکر سکا اور اس زخمی شخص نے اپنے لمبے نوکدار دانتوں سے اسکی گردن پر کاٹ دیا۔۔۔ پھر بند ہوتی آنکھوں سے اسنے اس زخمی آدمی کو خاک ہوتے دیکھا اور خود کو کسی کے بازوں میں۔۔۔۔۔۔



ویکس کو ہوش آیا تو اس نے دیکھا وہ اپنے گھر میں تھا پر یہ دیکھ کر اسے حیرت کا جھٹکا لگا جب سب اسکے پاس اور کچھ دور بیٹھے پریشانی سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔ اسکی ماں رورہی تھی اور باپ اسے ہوش میں آتے دیکھا اسکی طرف لپکا اور ایک زور دار ٹھپر دے مارا جس سے اسکے منہ سے خون آگیا۔۔۔ کار تھن نے اسے پکڑ لیا اور نہ وہ اسے لوگوں کے بجائے اپنے ہاتھوں سے مار دیتا۔۔۔۔۔۔

ٹاؤن : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

چھوڑو مجھے کار تھن میں اسکا خون کر دوں گا۔ انسے اتنے معصوموں کی جان لی ہے یہ ایک جانور ہے لوگوں کے بجائے میں اس مارنے پسند کروں گا۔۔۔ وہ کہتا پھوٹ پھوٹ کر رو دیا اور زمین پر بیٹھتا چلا گیا۔۔۔

ویکس اپنے باپ کی حالت اور الزام پر مرنے جیسا ہو گیا تھا۔۔۔

نہیں پاپا میں کسی کو نہیں مارا۔۔۔ وہ روتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔ جب ایکدم مائیکل دھاڑا۔۔۔

بند کرو اپنی بکواس تم ایک جانور ہوا ایک بھیڑ یہ ہوتے اتنے بچوں کی جان لی ہے۔۔۔ باہر سب تمہیں ختم کرنے مارنے کے لیے کھڑے ہیں۔۔۔ کیا کروں میں تمہارہ کیسے اپنے ہاتھوں سے دوں تمہیں ان لوگوں کو جنکے تمنے بچوں کو نوچا ہے۔۔۔ کیسے دیکھوں تمہیں کچلتے۔۔۔ وہ روتا چلاتا ویکس سے کہہ رہا تھا ویکس کی ماں بے ہوش ہو گئی۔۔۔ زشیہ بھی سمجھ نہیں رہی تھی کے وہ اسکے دوست کو بھیڑ یا کیوں کہہ رہے ہیں۔۔۔ وہ بھی سب کو روتا دیکھ کر رونے میں مصروف تھی۔۔۔ کوئی ویکس کی بات سننے کو نہیں تھا سب کہہ رہے تھے انسے اتنے خون کیے ہیں پر وہ توجب بے ہوش ہوا تھا پھر اب ہوش میں آیا تھا بلاد وہ کیسے کسی معصوم کی جان لے گا۔۔۔

پھر کار تھن اور اسکے باپ نے مل کر اسے راتورات ہی بھگانا ہی صحیح سمجھا۔۔۔ آخر باپ تھا کچھ بھی ہوا پنے بیٹے کو یوں لوگوں سے کچلتا نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔ اور بیٹا بھی ایک ہی۔۔۔ مارک کو بھی وہ اپنے بیٹا سمجھتا تھا۔۔۔ اسکے ساتھ ایسا ہوتا تب بھی وہ یہی کرتا۔۔۔



دن کو لوگوں سے کہہ دیا کہ اسے ابھی ہوش نہیں آیا ہے۔۔۔ پر جب رات ہوئی تو اسکے باپ نے روتے زبردستی اسکے ماں کے سینے سے اسے کھینچ کر الگ کیا وہ روتا رہا اسے کسی کو نہیں مارا چیختا رہا پر اسکے باپ نے اسکی ایک نہیں سنی اور اسے گھر کے پچھلے دروازے سے بھاگنے کا کہا۔۔۔ زشیہ اس سے چمٹ گئی وہ اپنے دوست کو کہیں نہیں جانے دے گی۔۔۔ کہتی روتی رہی پر مائیکل نے اسے ویکس سے الگ کر دیا اور اسے جانے کا کہا۔۔۔ وہ نہیں جانا چاہتا تھا اسے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔ اپنے ماں باپ کی چھاؤں سے الگ ہو کر پر اسے جانا پڑا کیونکہ مائیکل نے خود کو مارنے کی دھمکی دی تھی۔۔۔

مارک ایک سائیڈ پر کھڑا سب کچھ خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ جیسے اسے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا کوئی مرے یا جیئے۔۔۔ وہ

ٹاؤن : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

سب پر ایک الوداعی نظر ڈال کر دس سال کی عمر میں رات کو اندھیرے میں اپنے گھر کی دہلیز پار کی۔۔

پچھے دونوں گھروں میں کہرام مج گیا تھا۔۔



وہ رات کے اندھیرے کو اپنی ٹارچ کی روشنی سے چیرتا آگے بڑھ رہا تھا۔۔ جب پچھے سے لوگوں کی پیروں اور "بکڑوں" اسے "کی آوازیں آئی۔۔ ویکس یہ سب دیکھ کر ڈر گیا اور روتا اپنے ماں باپ کو چلاتا پا کرتا بھاگنے لگا۔۔ وہ لوگ تیز بھاگ رہے تھے۔۔ اس تک پہنچنے والے تھے۔۔ وہ اس راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستے پر بھاگا۔

پھر ماما کی پکار کے ساتھ وہ گرا اور ٹارچ اسکے ہاتھ سے کہیں دور جا گری لوگ بھی قریب آرہے تھے اس لیے وہ ٹارچ کو چھوڑ کر ایسے ہی بھاگا۔۔۔۔۔

اندھیرے میں وہ بنادیکھے تیز تیز بھاگ رہا تھا جب ایک آخری پکار کے ساتھ وہاں ایک ماں کی سانسیں ٹوٹی یہاں ویکس اس گاؤں میں اپنی آخری ماں باپ کی پکار کے ساتھ اندھیرے میں ناد کھنے والی کھائی میں جا گرا۔۔۔۔۔

ویکس کے مرنے کی بات پورے گاؤں میں پھیل گئی۔۔ اسکا باپ بلکل صرف سانس لینے والا مردہ وجود بن گیا۔۔ وہیں کار تھن بھی ٹوٹ چکا تھا۔۔۔۔۔

وہ گرنے سے بیہوش ہو گیا تھا۔۔ پھر جب اسے ہوش آیا تو وہ ایک چار پائی پر لیٹا ہوا تھا۔۔ وہ گھبرا کر اٹھ بیٹھا اور رونے لگا

۔۔۔۔۔

جب اسکے کان میں ایک آواز آئی "رو نہیں بچے تم اپنی دنیا میں ہو یہاں تمہارے ساتھ کچھ نہیں ہو گا"۔۔۔۔ اس نے جلدی گردن موڑ کر دیکھا تو حیران رہ گیا یہ تو وہیں تھا اسے زخمی شخص کے پاس لیجانے والا۔۔ وہ ایکدم غصے میں آگیا۔۔ کیوں کاٹا تھا مجھے اس نے کیوں مردائے مجھ سے بچے۔۔ کیا گناہ کیا تھا ان بچوں نے،۔۔ وہ کھتار و پڑا۔۔ شاید سب کے کہنے پر وہ بھی اپنے آپ کو سمجھ رہا تھا کہ اس نے بچوں کو مارا ہے۔۔۔۔۔

پہلی بات تم نے ان بچوں کو نہیں مارا، اور دوسری بات تم اب ہمارے سردار ہو تم سے چاہ کر بھی کسی بے گناہ کا خون

ٹاؤن : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

نہیں ہو سکتا۔۔۔

مجھے اپنے ماں باپ کے پاس جانا ہے۔۔۔ وہ ضد کرنے لگا۔۔۔

اگر تم وہاں گئے تو لوگ تھیں مار دیں گے اور تمہارے ماں باپ کو بھی۔۔۔ پھر اس ڈر سے ویکس یہی رہنے لگا اپنوں سے
دوار۔۔۔

کافی وقت گذر گیا ویکس اب انہیں سال کا ہو گیا تھا اس وقت میں اسنے کافی کچھ جان لیا تھا اپنے بارے میں اور اپنی حقیقت
کو بھی تسلیم کر چکا تھا۔۔۔ وہ ایک سب سے طاقتور اور چالاک بھیڑیا تھا۔۔۔ اسکی نیلی آنکھوں میں جادو بھی تھا۔۔۔
ایک دن اس آدمی کی موت ہو گئی۔۔۔ تو ویکس کو آزادی ملی اپنے ماں باپ سے ملنی کی۔۔۔ زشیہ کو دیکھنے کی۔۔۔ اسنے وہ لمحہ نا
گذار اہو جس میں ان کو یادنا کیا ہو۔۔۔

وہ اپنی تیاری کر کے اپنے گاؤں کے لیے نکلا۔۔۔ وہ کافی بدل چکا تھا۔۔۔ پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گیا تھا۔۔۔ اسکی سنہری
آنکھیں نیلی ہو گئی تھیں۔۔۔ جس سے تو بلکل اس ویکس سے دوسرہ لڑکا لگتا تھا۔۔۔

وہ خوشی خوشی دل میں کافی جز بات لیے آیا پر یہاں اپنا گاؤں دیکھ کر اسکی آنکھیں لال ہو گئی۔۔۔ صرف میدان ہی
میدان تھا وہ دھاڑیں مارنے لگا زمین پر بیٹھا رونے لگا۔۔۔ اسکا دل اس بات پر درد کرنے لگا تھا کہ اب وہ کہاں ڈونڈے
انہیں۔۔۔

وہ بھی زمین پر بیٹھا تھا جب اسے اپنے کندھے پر کسی کا ہاتھ محسوس ہوا اور ساتھ ہی آواز آئی۔۔۔ ویکس۔۔۔
اسنے اپنی سرخ آنکھوں سے دیکھا تو وہ کوئی گرے آنکھوں والا لڑکا تھا۔۔۔ اسکی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔ اسکے دماغ
میں دھماکہ ہوا۔۔۔ مارک۔۔۔ وہ کہتا اسکے گلے لگ گیا اسے اپنے ماں باپ سے ملنے کی ایک کرن نظر آئی۔۔۔ مارک یہاں
سے سب کہاں چلے گئے۔۔۔ اسنے روتے ہوئے پوچھا تو مارک غم اور کرب سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔ کچھ دیر کے بعد وہ منہ
موڑے اس سب کچھ بتانے لگا جس اے ویکس کی روح فنا ہوتی جا رہی تھی۔۔۔ ویکس تمہارے جانے کے دکھ میں مماتو
اس رات ہی چل بسی تھی۔۔۔ پر پھر جب تمہارے مرنے کی بات گاؤں والوں کی جس سے ڈیڈ بھی زندہ لاش کی طرح
ہو گئے تھے۔۔۔ پھر یہ بات بھی کھل گئی کہ ویکس پر جو بیجے غالب کرنے کا الزام لگا یا تھا وہ ویکس نے بچ نہیں مارے تھے

ٹاؤن : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

بلکے۔ وہ رکا۔۔۔ پھر بولا۔۔۔ انکل کار تھن نے دوسرے بھیڑیوں سے غائب کروائے تھے۔۔۔ اور جب یہ بات کھل گئی گاؤں میں تو اسے بھیڑیوں سے گاؤں والوں پر حملہ کروادیا اور کوئی نجنا سکا ہر جگہ خون اور چینیں تھی۔۔۔ میں کیسے بھی کر کے ڈیڈ کو بچا کر نکلا پر وہ زیادہ چل ناسکے اور مجھے۔ قسم دے کر جانے کہا پر میں جانا نہیں چاہتا تھا بھیڑیے بھی قریب آرہے تھے پھر مجھے مجبور ہو کر جانا پڑا پر پھر بھی خود ناچاپسا کا بھیڑیے کے حملے سے اور ارج میں خود ایک بھیڑیا ہوں۔۔۔ مارک نے آنسوں بہاتے ہوئے ساری کہانی اسے بتائی۔۔۔ ویکس جو ساکت کھڑا تھا مرد اپن سے سب کچھ سن رہا تھا ایکدم دھاڑہ جس سے مارک دور جا گرا۔۔۔ تمنے کیوں میرے باپ کو چھوڑا۔۔۔ کیوں وہ مارک کو بری طرح چینٹے پھر مارک نے اسے خود سے دور کیا اسے یقین نہیں ہو رہا تھا ویکس اتنا طاقتور ہو گا۔۔۔ وہ بھی دھاڑا۔۔۔ تو کیا کرتا میں انہوں نے خود چلے جانے کو کہا۔۔۔ مارک غصے سے کہتا چلا گیا چہرے پر سے خون صاف کرتا۔۔۔ ویکس وہیں زمین پر روتا بیٹھا رہا پھر ایک عزم سے زمین کو چوم کر کہا۔۔۔ جس نے بھی آپ لوگوں کو مٹایا ایسے ہی میں اسے مٹاوں گا اس دنیا سے، ذرے ذرے کر دوں گا اسکے۔۔۔



پھر کافی سال بعد اسے زشیہ ملی یہ دیکھا اسے جھٹکا لگا کہ مارک بھی اسکے ساتھ تھا۔۔۔ ان دونوں کے بارے میں معلوم کروانے پر پتا لگا دونوں دوست ہیں اور انکی دوستی کو دوسال ہو گئے ہیں پھر ایک دوسرے کے دل میں جزبات رکھتے ہیں۔۔۔ یہ سب ویکس کو آگ لگانے کے لیے کافی تھا۔۔۔ اُنے زشیہ کو ہمیشہ اپنے لیے سوچا تھا اسکے دل میں ہمیشہ اپنے لیے جزبات دیکھنا چاہتا تھا پر یہاں تو وہ اسے یاد نہیں۔۔۔ اُنے سوچا تھا اگر مارک جو کہہ رہا ہے وہ سچ ہو گا تو وہ کار تھن کو اپنے انجام تک پہنچانے کے بعد زشیہ کو اس سب سے دور لے جائے گا جہاں ان دونوں کے علاوہ کوئی نا ہو۔۔۔ پہلے اسے کار تھن چاہیے تھا۔۔۔

پر مارک کو تو پتا ہے کہ زشیہ کار تھن کی بیٹی تھی اگر وہ اسے مل۔۔۔ گئی تھی تو اسے کیوں نہیں بتایا۔۔۔ وہ خود پر مارک کا ایک جال محسوس کرنے لگا۔۔۔ اُنے زشیہ کو تو اس سے الگ کر دیا تھا بصرف کار تھن سے سب کچھ جاننا تھا۔۔۔ پر وہ پتا نہیں

ٹاؤن : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

کہاں تھا۔ کس شہر میں تھا پتاہی نہیں چل رہا تھا۔۔۔ اب اتنا سے پتا تھا منزل کے قریب ہے وہ۔۔۔



مارک غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔۔۔ ویکس نے اسے اتنا بڑا دو کھد دیا اسے مشاکی لاش کو زشیہ کی لاش کہہ دیا تھا۔۔۔ اور وہ اتنا بیو قوف نکلا اسے پہنچان نا سکا۔۔۔ اتنے سالوں۔۔۔ بعد اتنی محنت کے بعد انسے زشیہ کی دل میں کچھ جز بات پیدا کیے تھے۔۔۔ وہ بھی ویکس نے ختم کر دیے ہوں گے۔۔۔

پرو یکس میں ایسا نہیں ہونے دو۔۔۔ اب آخری بازی ہو گئی زی یا تیری یا میری۔۔۔ وہ کہتا شیطانیت سے قہقہہ لگایا۔۔۔ اب صرف آخری شکار کرنا ہو گا "اکار تھن"۔۔۔ ہاہاہا۔۔۔

وہ بے چینی سے بیہاں وہاں ٹھیل رہا تھا۔۔۔ اسکے اندر تک بے سکونی پہلی ہوئی تھی۔۔۔ جس کی وجہ زشیہ تھی۔۔۔ کافی دونوں سے یونی نہیں آ رہی تھی۔۔۔ پتا کرنے پر معلوم ہوا وہ شدید بخار میں ہے۔۔۔ اسے اپنے کیے پر بہت شر مند گی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

وہ اسے دیکھا چاہتا تھا۔۔۔ اس سے ملنا چاہتا تھا پر کیسے کرتا۔۔۔ اگر پہلی دفعہ کی طرح گیا تو پہلے تو وہ بخار میں آئی تھی اب پتا نہیں کیا ہو جاتا۔۔۔

کیا کروں کوئی راستہ مل جائے۔۔۔ پر کیسے ملے۔۔۔ وہ خود سے بولا۔۔۔
کیونا میں اسے اب کچھ سچ بتا دوں کہ میں اسکا ویکس ہوں؟۔۔۔ اسے سوال کیا۔۔۔
نن۔۔۔ نہیں ویکس کیا پتا وہ پھر سے تم سے دور ہو جائے۔۔۔ کیا پتا وہ بھی تھیں ان پکوں کا قاتل صحیحتی ہے۔۔۔ اسکے دماغ نے جواب دیا۔۔۔

نہیں ویکس وہ تمہیں ایسا نہیں صحیحتی ہو گئی وہ تمہاری زی ہے جو ہر درد میں تمہارے ساتھ تھی۔۔۔ اور پھر آج نہیں کل تو تمہیں سب کچھ بتانا ہے۔۔۔ دل کی بات پر وہ راضی ہو گیا۔۔۔ دماغ اپنا منہ لے کے چپ ہو گیا ویسے بھی اسکی چلتی کہاں تھی زی کے معاملے میں۔۔۔

ناؤف دی و یکس و لف / مصنف: مہوش علی

اور ہم دونوں پھر سے ایک ہو جائیں۔۔۔ وہ بڑا تاد لکش انداز میں مسکرانا ہوا سکون سے بیٹھ گیا۔۔۔ بے چینی کہیں

غائے ہو گئی تھی۔ اسکے اندر تک سکون تھا اے۔۔۔



وہ بنا آواز کیے کھڑکی سے اندر آیا۔ کمرے میں ایک نظر ڈالی تو وہ کمرے میں نہیں تھی۔ با تھروم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی۔

یہ کو سامانِ حکم ہے با تھی لینے کا۔۔۔ وہ با تھر و م۔۔۔ کے بند دروازے کو دیکھ کر بولا اور کمرے کے دروازے کو اندر سے لوک کر دا۔۔۔ اسے وہ سیدہ حاکر صوفی بدھ گیا۔۔۔

جب پانی گرنے کی آواز بند ہوئی تو وہ بناو قت لیے با تحریر م کی دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گی۔۔۔۔۔

زی کو مسنگ کار تھن نے شاور لینے کو کہا تھا وہ تین دن سے بیکار تھی۔ وہ مسلسل بڑے بڑے ہی تھی بخار میں "چھوڑو بچھے" ۔۔۔

وہ خود اس رات کو جو ہوا اسے ایک خواب سمجھتی تھی۔

وہ جیسے باقاعدہ میں سے باہر نکلی پچھے سے ویکس نے اسے گھیرے میں لے کر منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔ اسکے ڈرنے سے پہلے اسے آئنے کے سامنے لے آما۔۔۔

زشیہ ویکس کو اینے کمرے اور انٹے قریب دیکھ کر غصے سے لال پلی ہو گئی۔

چلانا نہیں میں تمہیں کچھ سرپرائز دینے آپا ہوں۔ اور اگر تم چلائی تجویونی میں تمہارے ساتھ کیا اس سے بھی کچھ بڑا

کر جاؤں گا۔ وہ اسکے بھگے چہرے کو آئنے میں دیکھتا ان میں سرگوشی کرنے لگا۔

اسکے کہنے پر ز شیہ جو چلا کر اپنی ماما کو بلا ناچا ہتی تھی۔۔۔ ایک دم بولتی بند ہو گی اسکی۔۔۔ ویکس نے آہستہ سے اسکے منہ سے اپنا ٹاپھہ ہٹایا۔۔۔ اور اپنی دھمکی کے کام پر مسکرانے لگا۔۔۔

پھر اس سے دور ہٹ کر کھڑا ہوا اور اس کا رخ اپنی طرف کیا۔ زشیہ اسے نہیں دیکھ رہی تھی اسکی نظریں دروازے پر

ٹاؤن: دی ویکس ڈلف / **مصنف:** مہوش علی

تھیں کہ کاش اسکی ماں آجائے اور اسے ویکس کی حرکتوں سے بچا لے۔۔۔

مینے دووازہ لوک کر دیا ہے وہ نہیں آسکے گی۔۔۔ وہ شرات سے کہتا ہنسنے لگا۔۔۔ پھر ایکدم چپ ہوا وہ زشیہ آنکھیں چھار چھار کر اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ جس سے ویکس کے اندر ہلچل سی چمگئی۔۔۔

اب اگر ایسے دیکھتی رہو گی تو مجھ پر الزام مت دینا کہ مینے کچھ غلط کر دیا۔۔۔ وہ اسکی بات سمجھ کر سرخ ہو گئی۔۔۔ ایک جھنکے سے پچھے ہٹی۔۔۔ جس سے اسکے بھیگے بالوں کی بوندیں ویکس کے چہرے پر لگی۔۔۔ وہ اپنے بھیگے سنہری بال اور بھیگے سرخ چہرے کے ساتھ ایسی لگ رہی تھی کہ کسی کو بھی تباہ کر سکتی تھی۔۔۔ ویکس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور نظریں پھیر کر اپنی بات کی طرف آیا۔۔۔

میں جو پوچھوں گا کیا تم مجھے اسکے صحیح جواب دو گی؟۔۔۔ ویکس نے اس سے سوال کیا۔۔۔ جس پر زی نے نفی سر ہلا کیا اور جلدی سے جانے لگی۔۔۔ ویکس کو اس پر غصہ آگیا۔۔۔ اور اسے ہاتھ سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔۔۔ اور وہی ہاتھ سے کمر سے پکڑ کر خود سے بہت قریب کر لیا۔۔۔ تم سے سیدے طریقے سے بات ہی نہیں کرنی چاہیے۔۔۔ اب آئے گی عقل ٹھیکانے۔۔۔ وہ اسکا چہرہ اوپر کر کے بولا۔۔۔

زشیہ۔۔۔ اس سے جلد سے دور جانا چاہتی تھی ابھی اسے یونی والا منظر بھی نہیں بھولا تھا۔۔۔ پہلے تو یونی تک پیچھے تھا اب گھر تک آگیا اور وہ بھی کمرے میں اگر اسکے ہاتھ میں پھٹر ہوتا تو اسکا سر پھار دیتی۔۔۔ وہ خود کو اس سے دور کرنے لگی۔۔۔ چھ۔۔۔ باقی کے الفاظ اسکے منہ ہی ویکس نے بند کر دیے۔۔۔

اسکی کمر پر ویکس کی پکڑ اور مضبوط ہوتی جا رہی تھی۔۔۔ وہ دونو ہاتھ ویکس کے سینے پر رکے اسے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

اس کا سانس اکھرنے لگا۔۔۔ اس نے ویکس کو دھکا دیا اور لمبے سانس لینے لگی۔۔۔

وہ سرخ ٹماٹر ہو گئی تھی۔۔۔ جب پھر سے ویکس نے اپنی طرف کھینچا اسے لگا وہ مر جائے گی۔۔۔ اب دو گی جواب۔۔۔ ویکس کی مسکراتی آواز اسکے کان میں پڑی۔۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی اسے ہاں میں سر ہلا کیا۔۔۔ اسے وہ زھر سے بھی نیا ہدہ زھر یلا لگا۔

ٹاؤن : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

کیا کوئی ایسا جسے تم اپنا دوست مانتی ہو دل سے؟۔۔۔ کوئی ایسا جسے تم ایک پل بھی نا بھولی ہو؟۔۔۔ کوئی ایسا ہے جو تمہیں ہر لمحہ یاد رہا ہو؟۔۔۔ جسے تم نے بھولانے کی کوشش ناکی ہو۔۔۔ کیا کوئی ایسا ہے جسے تم آج بھی کہتی ہو وہ تمہیں مل جائے۔۔۔ کیا کوئی ایسا دل کے قریب ہو جسے سب نے غلط کہا ہو پر تمے اسے سچا مانا ہو۔۔۔ یاد ہے کیا تمہیں ز شیہ۔۔۔ کوئی تھا جس کا دل ہر لمحہ تمہارے قریب رہنے کو کرتا تھا۔۔۔ تم سے الگ ہونے کا تو سنے سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔ کیا ایسا کوئی تھا بتاؤ مجھے زی۔۔۔ اسکی پکڑ میں شدت تھی۔۔۔ وہ کرب سے اپنے بارے میں پوچھ رہا تھا۔۔۔

اسے ڈر تھا کہیں وہ اسے یاد ہی نا ہو۔۔۔

ز شیہ اپنی درد بھری آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ ایک ہمیشہ کی طرح جس کے لیے گرنے والا آنسو آج اس پر ہی گرا تھا جس کی یاد پر جس کی معصوم بیت پلوں پر نکلتا تھا۔۔۔

ہاں تھا۔۔۔ تھا نہیں ہے۔۔۔ ویکس۔۔۔ وہ ہے۔۔۔

ہر گذر تے سال، ہر گذر تے مہینے، ہر گذر تے دن، ہر گذر تے گھنٹے ہر پل وہ میرے ساتھ ہے۔۔۔ کوئی تھا نہیں ویکس
۔۔۔ ہے جس کی آنے کی دعا میں ہر دن کرتی ہوں وہ آج بھی زندہ ہے وہ کہیں نا کہیں ہے ویکس۔۔۔ اسے صرف اسکی دوست بھول گئی ہے۔۔۔ وہ کہتی پھوٹ پھوٹ کر رو تی بیٹھتی چلی گئی۔۔۔ وہ چیختا رہا کہ تارہ اسے کچھ نہیں کیا پھر بھی اسے الگ کر دیا گیا اپنوں سے۔۔۔ اس سے اتنی عمر میں سب خوشیاں چھین لی گئی۔۔۔ اسے ظالموں نے ختم کر دیا۔۔۔ میں تب بھی انتظار کرتی رہی۔۔۔ پھر۔۔۔ وہ ہجکیوں سے روتے بتانے لگی۔۔۔ پھر اسکے بھائی نے بتایا کہ۔۔۔ وہ سسکی۔۔۔ کہ اسکی لاش کو اسے خود دفنایا تھا۔۔۔ پر اب بھی مجھے انتظار ہے پاگلوں والا انتظار ہے۔۔۔ کہ ایک نا ایک دن وہ ہربات کو جھوٹ ثابت کر کے آئے گا۔۔۔ اور کہے گا کہ دیکھوں میں زندہ ہوں دیکھو ویکس زندہ۔۔۔

وہ رکی اور سراٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

دونوں کی نظریں ملی۔۔۔ ویکس تمہیں کیسے پتا کہ۔۔۔ وہ منہ۔۔۔ میں ہی بڑ بڑائی اور اٹھ کھڑی ہو گئی۔۔۔ اب ویکس سے برداشت ہونانا ممکن تھا۔۔۔ اسے اپنی آنکھیں موندیں سکون کی ایک لہا اسکے اندر تک پھیلتی چلی گئی۔۔۔ وہ بہت پر سکون

ٹاؤن : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

ہو گیا کہ وہ اسے بھولا نہیں ہے۔۔۔ وہ اسے قاتل نہیں سمجھتی۔۔۔

اسنے اپنی بانہیں پھیلائی۔۔۔ ہاں زی ویکس زندہ ہے۔۔۔ تمہارہ ویکس زندہ ہے۔۔۔ اسنے بھی تمہاری طرح ہر پل اذیت میں گزارا ہے۔۔۔

اب مارک تمہارا جمال ٹوٹ گیا۔۔۔ اب تم۔ کسی کی زندگی کو یوں تباہ کرنے کے لیے نہیں بچو گے۔۔۔ اسنے دل میں ایک عزم کیا۔۔۔

وہ بے یقینی سے اسے دیکھتی رہی۔ کیا کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس کے لیے آپ روز دعائیں مانگے اور اسکی آنے کی ایک بھی کرن نظرنا آئے پھر اچانک وہ آجائے۔۔۔

وہ ایکدم اسکے سینے سے لگی اور رو تی چلی گئی۔۔۔ ویکس اسے اپنے بھیڑیے سے لیکر ہر بات اسے بتانے لگا صرف اس پر کیے حملے اور مارک کی غداری کے۔۔۔

ویکس مسکراتا ہوا اسے چپ کرانے کی کوشش کرتا رہا۔۔۔ جب اسکے آنسوں پھر بھی نار کے تو ویکس نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر اپنے سرخ لبوں سے اسکا بہتا سمندر اپنے اندر اتارنے لگا۔۔۔ اسکی حرکت پر اسکے آنسوں ایکدم رکے اور وہ بخش کرتی چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپا گئی۔۔۔ ؟ اس پر ویکس کا ہلاکا قہقهہ لگا۔۔۔

ویکس چلو مہما سے ملو وہ تمہیں بہت یاد کرتی ہے۔۔۔ وہ ملے گی تو میری طرح اسے بھی شاک لگ جائے گا۔۔۔ پاپا تو بہت خوش ہوں گے پر وہ آئیں گے پتا نہیں کب۔۔۔ ویکس کو پتا تھا کار تھن کے بارے میں کسی کو نہیں پتا کہ وہ کہاں ہے۔۔۔ ویکس کافون بخنے لگا اسے ایک نظرزشیہ کو دیکھا۔۔۔ اسکے ماتھے پر لب رکھے۔۔۔ اور بولا۔۔۔ اب جلد ہی ملیں گے ہمیشہ ایک ہونے کے لیے اب ویکس کو کوئی زشیہ سے الگ نہیں کر سکتا۔۔۔ اور آنٹی اور انکل سے بھی جلدی ہے ملیں گے۔۔۔ موبائل پر ویکس کے آدمی تھے جنکو اسے کار تھن کو ڈونڈھنے کے لیے بیجا تھا۔۔۔ اور کار تھن مل۔ گیا تھا اسکے فیٹ پر اسکے آدمیوں کے ساتھ تھا۔۔۔

وہ ایک نظرزشیہ پر ڈال کر جس راستے سے آیا تھا اسی سے چلا گیا۔۔۔



ٹوپی : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

آج پھر وہ اپنی بد صورت شکل۔ کے ساتھ لیزی کے سامنے تھا اور وہ ٹھر ٹھر کانپ رہی تھی۔ اسنے کہا کہ وہ ز شیہ کو یہاں بولائے۔۔۔

اسنے کانپتے ہاتھوں سے ز شیہ کو کال ملائی۔۔۔

زی جو ویکس کے جانے کے بعد بیٹھی اس کے بارے میں سوچ رہی تھی جب لیزی کا نمبر اکی موبائل اسکرین پر جمگانے لگا۔ اس دن کے بعد آج آج اسکی کال آرہی تھی۔ اسکا دل تو نہیں کر رہا تھا کال پک کرنے کو پر اسے کسی کو انور کرنا اچھا نہیں لگتا تھا۔ اسنے اوکے کر کے کان سے لگائی اور۔۔۔ ہیلو۔۔۔ کہا۔۔۔

زی پلیز میری گاڑی خراب ہو گئی ہے۔۔۔ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے میں یہاں اکیلی کھڑی ہوں میری ہیلپ کر دو۔۔۔ پلیز جلدی آتا۔۔۔

اسنے جگہ کا نام بتایا جو ایک سنسان اور جنگل کے قریب تھی اور رات میں تو اور بھی خوفناک ہو گی جگہ۔۔۔ لیزی وہاں کیا کر رہی ہے یہ سوال اسکے دماغ میں آیا۔۔۔

پر تم وہاں کیا کر رہی ہوا تینی رات کو۔۔۔ اسکو تو سوچتے ہی خوف آرہا تھا جگہ سے۔۔۔

وہ میں تمہیں بتاؤں گی پلیز زی جلدی۔۔۔ آہسمہ۔۔۔ اسکا جملہ مکمل ہونے سے پہلے اسکی چیخ نکلی جو ز شیہ کو یہاں پر بھی ہلا کر رکھ گئی۔۔۔

اسکے ساتھ ہی اسکی کال کٹ گئی۔۔۔ ز شیہ موبائل بیٹھ پر پھیک کر جلدی سے بھاگی۔۔۔ اپنی ماں کو بھی بتائے بغیر گاڑی اسٹارٹ کی اور تیز بھگانے لگی۔۔۔ بغیر یہ سوچ کہ وہ ایک لڑکی ہے لیزی کو کیا بچائے گی۔۔۔



لیزی جو ز شیہ سے بات کر رہی تھی۔۔۔ اسے یہاں بلانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ ویلنസ کا کالے ناخونوں والا ہاتھ اپنی کمر پر محسوس کر کے اسکی چیخ نکل گئی۔۔۔ اور موبائل ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا۔۔۔ وہ خود کو سر رہی تھی جب اسے ویلننس سے دوستی کی اور اسی دن ویلننس کا بھیانک چہرہ اسامنے آیا اور وہ بلکل اس کے قید میں آگئی تھی۔۔۔

ٹاؤن : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

پھر اس کا جو بھی برا کام ہوتا وہ لیزی ہی کرتی۔۔۔ اسکے ڈر سے۔۔۔
اب تک وہ پنجی ہوئی تھی کیونکہ اسے زشیہ کو پھنسانا تھا پر اب وہ بھی آرہی تھی۔۔۔ اب وہ نجپائے گی یا نہیں۔۔۔
ولینس ویکس کو کمزور کر کے مارنا چاہتا تھا جیسے اسے دوسرا بھیڑیوں کے ساتھ کیا تھا۔۔۔
انکی کمزوری انکے "اپنے" ہوتے ہیں اور انکو ہی ختم کر کے وہ انہیں ختم کرتا تھا۔۔۔
وہ ٹھہر ٹھہر کا نپر ہی تھی اپنے بچنے کی دعا کر رہی تھی۔۔۔ پر یہ بھول گئی تھی اپنے آپ کو بچانے کے لیے اسے کتنی
معصوموں کی جان لی تھی۔۔۔

ہر بار وہ کیسے بچتی اب تو ولینس کا کام بھی پورا ہو گیا تھا۔۔۔
اچانک اسکے لمبے کالے دانت لیزی کے گردن میں گھس گئے۔۔۔ اسکی چینیں پوری ماہول کو اور خوفناک بنانگی تھی۔۔۔
◎◎◎◎

ویکس جو اپنے فلیٹ کی طرف جا رہا تھا اچانک اسکا دل گھبرا نے لگا۔۔۔ وہ تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔
اسے بے چینی سی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ اسکے منہ سے خود بخود زشیہ کا نام نکلا۔۔۔
زی۔۔۔ کیا وہ ٹھیک ہے۔۔۔ کہیں ویکس نہیں نہیں وہ ایسا نہیں کر سکتا۔۔۔
اسے پتا تھا ویکس کچھ بھی کر سکتا ہے اسے مارنے کے لیے پھر بھی وہ خود کو تسلی دینے لگا۔۔۔
وہ کر سکتا ہے کچھ بھی۔۔۔ مجھے زشیہ کے پاس جانا ہو گا۔۔۔ وہ خود سے بولا اور موبائل نکال کر اپنے آدمیوں سے کہہ دیا
کہ کار تھن کو چھوڑ دیں۔۔۔

اور خود بھاگنے لگا زشیہ کی طرف جب اسکے اوپر ویکس کی شکل کے ویمپا رزاز پنے بڑے پروں سے منڈلانے لگے۔۔۔ اور
کچھ نے اسے چارو طرف سے گھیر لیا تھا۔۔۔ یہ صرف اسے زشیہ تک ناجانے کے لیے تھے۔۔۔ اسکی نظر جیسے ہی زمیں پر
گئی۔۔۔ چاند کی روشنی میں سڑک پر صرف اسکی پرچھائی تھی۔۔۔ اور ان میں سے کسی کی بھی نہیں تھی۔۔۔ مطلب ویکس
یہاں ان میں نہیں تھا۔۔۔ وہ زشیہ کے پاس یا زشیہ کو۔۔۔ اسکے دماغ میں سوال بکھرنے لگے۔۔۔ لیزی۔۔۔
نہیں۔۔۔ وہ چیخا۔۔۔ اسکی چیخ آسپاس کی ہر چیز کو ہلا کے رکھ گئی۔۔۔ مجھے کیسے بھی کر کے زشیہ تک جانا ہو گا۔۔۔

ٹوپ: دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

اس نے آنکھیں بند کر کے کچھ پڑھ کر کار تھن کے پورے گھر کا جائزہ لیا پر وہ وہاں نہیں تھی۔ مطلب وہ باہر تھی۔۔۔ پر کہاں ۔۔۔ ز شیئہ کہاں ہو۔۔۔ وہ دھاڑہ۔۔۔ اگر اسے کچھ ہوا تو میں وینس تمہاری نسلیں کچل دوں گا۔۔۔ وہ زور سے بولا۔۔۔ جس پر سب پر چھائیوں کا قہقہہ لگا۔۔۔

اب اسے ز شیئہ تک پہنچنے کے لیے دماغ لگانا تھا۔۔۔ اس نے وینس کی پر چھائیوں کو دیکھ سوچا۔ اس کا چہرہ اور آنکھیں سرخ تھیں۔۔۔

اگر وہ غلط راستے پر گیا تو اسے یہ پر چھائیاں کچھ نہیں کریں گی اگر وہ صحیح راستے پر گیا تو وہ ضرور اسے روکنے کی کوشش کریں گی۔۔۔

اور اسی کا ہی فائدہ اٹھا کر اسے ز شیئہ تک پہنچنا تھا۔۔۔ وہ سوچ کر بھاگنے لگا وہ پر چھائیاں بھی کوئی اسے جھپٹنے کی کوشش کرتی تو کوئی آگے آ کر حملہ کرتی۔۔۔

پر وہ ان سب سے بپتاز شیئہ کی خیریت کی دعا کرتا بھاگتا رہا۔۔۔

چاند کی روشنی دونوں طرف گھنا جنگل جن میں سے جانوروں کی دھاڑنے کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔

وہ بھاگتا ہر چیز کو چیرتا آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔ آگے دوراستے تھے ایک پر وہ پر چھائیاں راستاروں کے کھڑیں دوسرہ خالی تھا۔۔۔ وہ اس راستے کی طرف بڑھاتا تو اسے تھوڑا سارا ستہ ملا۔۔۔

اسکے دماغ میں آیا۔۔۔ نہیں یہ نہیں۔۔۔ وہ واپس مرڑا اور اس خالی راستے پر بھاگا پیچھے وہ بھی چینچتی اس پر جھپٹی۔۔۔



ز شیئہ تیز گاڑی بھگاتی لیزی تک پہنچنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

وہ اپنے گھر سے کافی دوڑ آگئی تھی۔۔۔ اگر اسکے حواس کام کرتے اپنے آسپاس کا ماحول دیکھتی تو وہیں خوف سے بے ہوش ہو جاتی۔۔۔

پر اسکی ساری توجہ لیزی کی طرف تھی وہ کیسے بھی کر کے اس تک پہنچا چاہتی تھی۔۔۔

وہ سوچوں میں گھم تیز رفتاری سے گاڑی بھگارہی تھی جب ایک جھٹکے سے گاڑی رکی۔۔۔ یہ جھنکا گاڑی کو نہیں جیسے اسے

ٹاؤن : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

لگا تھا۔

وہ پریشان ہو گئی۔ کافی چلانے کی کوشش کی پر کار سٹارٹ نا ہوئی۔ گھبراہٹ سے اسکا براحال تھا۔ اس حالت میں بھی وہ لیزی کی خیریت کی دعا کرتی پیدل ہی بھاگی۔۔۔

بھاگتے بھاگتے وہ ایکدم رکی۔ تیج راستے میں کوئی انسان کسی پر جھکا کچھ کر رہا تھا۔ رات کی سیاہی کی وجہ سے اسے کالا لگ۔ پر چاند کی روشنی میں منظر صاف تھا۔

آگئی زشیہ۔ ویلنസ کی آواز اسکے کانوں میں پڑی۔ وہ چونک اٹھی ویلننس یہاں کیا کر رہا ہے اور وہ اسے کیوں جھکا ہوا ہے ز میں پر اوپر سے کیسے پتا وہ یہاں آرہی تھی۔۔۔ لیزی کہاں اسے تو اسی جگہ کا کہا تھا۔۔۔ ایسے سوال اسکے دماغ میں چلنے لگے۔ ویلننس کی گردن مرٹی تو زشیہ کی چیخ نکل گئی۔ وہ چھل کر دور ہٹی۔

آہہسم۔۔۔

ویلننس کی میدے جیسی شکل پر کالے چیر اور لال آنکھیں لمبے دانت جن سے خون ٹپک رہا تھا۔ اور وہ جس پر جھکا ہوا تھا وہ لیزی کی لاش تھی جس میں سے وہ خون پی رہا تھا۔

وہ ویکس کو پکارتی۔۔۔ واپس پیچھے بھاگی۔ جب پیچھے کسی سے ٹکرائی۔ اسے ڈرتے سراٹھایا تو ویلننس تھا۔

آہ۔۔۔ ویکس پلیز مجھے بچالو۔۔۔ وہ ویکس کو پکارتی جیسے ہی پیچھے مرٹی ایک ٹھٹا کے آواز کے ساتھ منہ کے بل نیچے گری۔ اسکے منہ سے خون بہنے لگا۔

وہ مرٹی اور ہاتھوں کی ہتھیلیوں کی مدد سے پیچھے ہٹنے لگی۔ آنسوں لڑیوں کی صورت میں بہہ رہے تھے۔ وہ سک رہی۔۔۔ ویکس کو پکار رہی تھی۔

تھوڑی دیر پہلے جو لیزی کے لیے دعا تھی۔ اب وہ وہی دعا اپنے لیے مانگ رہی تھی۔۔۔ پلیز مجھے چھوڑ دو مینے کیا کیا ہے پلیز۔۔۔ وہ سسکتی کہتی پیچھے کو ہونے لگی۔۔۔

ٹاؤن : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

ویلنس کا ایک قہقہہ لگا۔ جو اسکی طرح ہی خوفناک تھا۔
 کیا کیا ہے۔ وہ نہ سہ۔۔۔ کچھ نہیں کیا تھے۔ مجھے میری زندگی چاہیے جس کے لیے تمہیں مارنا بہت ضروری ہے۔
 میں تو تمہیں بہت آسان موت دینا چاہتا تھا پر تمہیں ہی شوق تھا لیسی موت کا۔
 ذرا دیکھو لیزی کو کتنی آسان موت دی ہے ایسی تمہاری ہوتی پر نہیں۔۔۔ چلو جیسے تمہاری مرضی۔
 وہ کہتا آگے آیا تو زشیہ جیسے پچھے ہوئی اسکا ہاتھ کسی چیز سے لگا۔ ویلنس جیسے اس پر جھکنے لگا زشیہ نے ایک چیخ کے ساتھ وہ
 چیز اسکے منہ پر دے ماری۔
 وہ پھر تھا جو ویلنس کو لگنے سے وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر زشیہ سے دور ہوا۔ اور زی اس موقعہ کا فائدہ اٹھاتی ویلنس کے
 سنبھلنے سے پہلے ہی بنا سوچے جنگل میں بھاگی۔ اسکے پچھے ویلنس بھی بھاگا۔
 وہ اندر ہیرے میں کانٹوں جھاڑیوں سے لہو لہان ہوتی بھاگتی ایک بڑے سے درخت کی آڑ میں چھپی۔۔۔
 اس نے اپنے منہ ہاتھ رکھ کر اپنی تیز سانسوں کو بند کر دیا۔ وہ پوری پسینے میں بھیکی ہوئی تھی۔
 ٹھرٹھر کا پتی ویکس کے آنے کی دعا کر رہی تھی۔ پر اسے ایسی کوئی اپنے بچنے کی کرن نظر نہیں آرہی تھی۔ وہ بن آواز کے
 روئی ایسی موت سے پناہ مانگ رہی تھی۔
 اچانک ویکس کی آوازیں اسے آنے لگی۔ وہ اسے ہی پکار رہا تھا۔
 وہ اسے آواز دینا چاہتی تھی کہ قریب ہی قدموں کی آواز آنے لگی۔ وہ روئی لنگی میں سر ہلانے لگی۔
 ویلنس کو اسکی خون کی خوبیوں سے ہی آرہی تھی۔ وہ ویکس کی آواز سنتا غصے سے پاگل ہوتا زشیہ کو جلدی ختم کرنے کا
 ارادہ کر کے اسے ڈونڈھنے لگا اور وہ اسے مل بھی گئی درخت کے پچھے چھپی ہوئی۔
 زشیہ جو قدموں کی آواز بلکل اپنے قریب سن کر آنکھیں بند کر گئی تھی جب اچانک اسکے پیٹ میں ویلنس نے اپنے
 کالے لمبے ناخون گاڑھ دیے۔
 ویکس۔۔۔ وہ درد سے چیخنی۔۔۔

ویکس جو ویلنس کی پر چھائیوں کو ختم کرتا اپنی پوری رفتار سے بھاگ رہا تھا جب اسے پیچ راستے میں ایک لڑکی لاش ملی دور

ٹاؤن : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

سے اسکی روح فنا ہو گئی اس نے سمجھا زی کی ہے پر وہ لیزی کی تھی۔

اسکی جان میں جان آئی۔ پھر وہ اٹھا اسے زی کی آوازیں یہی سے آ رہی تھی۔

اس نے اپنی تیز نظروں سے دیکھا تو زی کا اسکارف اسے جنگل کی طرف سے ملا وہ بنا وقت لیے اندر بھاگا وہ زی کو پکارتا رہا پر کوئی جواب ناملا۔

پر اسے ویلنസ درخت کے قریب نظر آیا وہ جب تک اس تک پہنچتا اس نے زی پر حملہ کر دیا تھا۔

ویکس غمیض و غصب سے ویلننس کے کندھے پر اپنے لمبے دانتوں کو گاڑھ دیا۔ ویلننس چینتا پچھے ہٹا زشیہ سے۔ اسکے ناخنوں سے زشیہ کا خون ٹپک رہا تھا جو ویکس کو حیوان بنانے کے لیے کافی تھے۔ زشیہ ایک جھٹکے سے زمین پر دھڑام سے گری۔۔۔

ویکس کے منہ سے زشیہ کی پکار نکلی۔

ویکس زشیہ کو زمین پر گرد کیکھ کر ویلننس کو اپنی پوری طاقت سے دور پھیکا اور اس کے سنبھلنے سے پہلے زشیہ کی طرف بھاگا۔۔۔ اسکے پاس بیٹھ کر اسکا سراپنی گود میں رکھا۔۔۔

زی آنکھیں کھولو۔۔۔ دیکھوں میں آگیا تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔ زی پلیز زرز آنکھیں کھولو۔۔۔ وہ اسکی رخسار کو ٹھپٹھپا کر کرب سے کہہ رہا تھا۔۔۔

پھر اسکی نظر اسکے پیٹ کی طرف گئی جہاں سے پانی کی طرح خون نکل رہا تھا۔۔۔ اس نے جلدی اپنی شرت اتاری اور اسکے پیٹ پر باندھ دی۔۔۔ اور اسے درخت کے سہارے بیٹھا کر اسکی سانسیں چیک کی جو مدھم سی چل رہی تھی۔۔۔

ویکس نے شکر کا فلمہ پڑھ کر ویلننس کو ختم کرنے کے لیے نظریں گھمائی چارو طرف پر وہ نہیں تھا۔۔۔

اسے درخت کے اوپر سے کچھ آواز آئی اس نے جیسے ہی سرا اوپر کیا ویلننس تھا۔۔۔ کسی بھی انک جانور کی طرح درخت پر الٹا رینگتا اسی پر حملہ کرنے کے لیے۔۔۔

اس نے جیسے ویکس کی آنکھوں پر حملہ کرنا چاہا ویکس دور ہٹا اور اسکی گردن سے پکر کر زشیہ کی پہنچ سے دور پھنکا اور اس پر

رواپرہ: دی ویکس ڈلف / **مصنف:** مہوش علی

حملہ کر دیا۔۔۔ ویکس اس پر جھپٹا اور اپنے لمبے ناخونوں سے اسکے سنبھلنے سے پہلے اسکی آنکھوں میں گاڑھ دیے۔۔۔ ویلنس کی خوفناک چینیں پورے جنگل میں پھیل گئی۔۔۔ پھر ویکس نے اپنے پنجے سے اسکی پیشانی سے چیرتا گیا۔۔۔ ویلنس نیچے تھا ویکس اور اسے بلکل قید کیے۔۔۔ اور جب دل پر اس کا ہاتھ رکاتھا سنے اس خبر کو نکلا۔۔۔ اور پھر ایک دفعہ اسکے دل پر وار کیا پھر دوسری دفعہ۔۔۔ پھر اسے ہی کرتا گیا اسکے سامنے صرف زشیہ کا پیٹ سے نکلتا ناخون گھوم رہا تھا۔۔۔ اس نے ویلنس کو کچل دیا تھا۔۔۔ وہ تو شاید مر بھی چکا تھا پر ویکس۔۔۔ وہ ہوش میں ہوتا تو دیکھتا۔۔۔ وہ رکاتب جب زشیہ کی کھرانے کی آواز سنی۔۔۔

وہ درد سے ویکس کو پکار رہی تھی۔۔۔ ویکس نے ایک نظر ویلنس پر ڈالی جو خون میں رنگا کچلا ہوا تھا۔۔۔ وہ اٹھا اور جانے لگا۔۔۔

پھر پچھے مڑ کر دیکھا اور واپس جا کر خبر سے اسکے ہاتھوں کے ٹکرے ٹکرے کر دئے۔۔۔ اسکا شاید دل نہیں بھر رہا تھا۔۔۔ اسکا بس چلتا تو ویلنس کے ذرے ذرے کر دیتا۔۔۔

وہ جلدی سے زشیہ کی طرف گیا اور اسے بازوں میں بھر کر جنگل سے باہر بھاگا۔۔۔ راستے پر پڑی لیزی کی لاش کو دوسرے جانور گھسیتے جنگل میں لے جا رہے تھے۔۔۔ وہ زشیہ کو اٹھاتا جتنی ایک بھیڑیے کی رفتار تھی بھاگنے کی اس رفتار سے بھاگ رہا تھا۔۔۔

خون ٹپک ٹپک کر بوندیں گر رہی تھی اسکی بند گھی ہوئی شرط سے۔۔۔ زیادہ خون بہنے سے اس کی جان کو خطرناک ہو سکتا ہے یہی ایک تکلیف اسے اندر سے کھائے جا رہی تھی۔۔۔ وہ شہر کے مشہور ہاسپیٹ میں اسے لے کر آیا۔۔۔



کار تھن جیسے ہی اپنے گھر پہنچا تو سامنے کا منظر اسے ساکت اور ختم کرنے کے لیے کافی تھا۔۔۔ مارک اسکی بیوی مسز کار تھن کے وجود کو گوشت کے لتحرؤں میں تقسیم کر چکا تھا۔۔۔ وہ صوفے پر بیٹھا دے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

ٹاؤن : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

ویکم انکل ویکم۔ اتنے لیٹ آئے کیوں؟ دیکھو اپنی غلطی پر آنٹی کو سزا دلوادی۔ کیسے شوهر تھے۔

افف میں شوهر کی بات کر رہا ہوں آپ تو دوست کے ساتھ نہیں تھے مشکل وقت میں۔

تو یہاں کیسے آئیں گے۔ ہاہا۔ وہ شیطانیت سے قہقہہ لگاتا ساکت کھڑے کار تھن سے بولا۔

ویسے میری جان نہیں دیکھ رہی؟

میں اس سے کہنے آیا تھا کہ اب ویکس اسے کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ مارک اسے سب سے بہت دور لے جائے گا۔ اسے اب ویکس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ وہ اسے اپنے منصوبے بتاتا اسکی طرف بڑھ رہا تھا۔ وہ جتنی دیر میں اپنے بھیڑیے کے روپ میں آتا کار تھن کے پاس بھاگنے کے لیے وقت تھا پر وہ نہیں بھاگا۔

اسکے پھرے پر مسکرا ہٹ تھی۔ اپنے بھائی جیسے دوست کے بیٹے کے زندہ ہونے کی خوشی میں۔ اور ایک دعا تھی ویکس تک اپنی آواز پہنچنے کی۔

مارک اس پر جھپٹا اور کار تھن کے وجود میں کوئی بچل نہیں آئی اسے خود خود کو اس حیوان۔ کے حوالے کر دیا۔

مارک نے مسز کار تھن کو زشیہ کا نابتانے کے لیے یہ حال کیا تھا۔ اور اب کار تھن کو اس لیے مار تھا کہ اسکا الزام وہ ویکس پر لگا سکے اور زشیہ کو اس سے نفرت ہو جائے اور وہ بس اسکی ہو جائے۔

مارک گاؤں میں تو صرف دوسرے بھیڑیوں کے بنے منصوبے پے لوگوں کو اپنا شکار بنانے آیا تھا۔ پر ویکس اور زشیہ کی دوستی دیکھ اسکا بھی دل زشیہ۔ سے کھلینے کے لیے کرتا تھا۔

ویکس اسے کہتا تھا کھلینے کو پر وہ صرف زشیہ سے کھلینا چاہتا تھا اسے اپنا دوست بنانا چاہتا تھا جو ویکس نہیں ہونے دیتا تھا۔ اس لیے اسکی نفرت ویکس شروع ہوئی۔

وہ ویکس کو ختم کرنا چاہتا تھا پر وہ ایک بھیڑیا بن گیا اگر وہ اسے مار دیتا تو اسے بھیڑیوں کی جھنڈ سے الگ کر دیا جاتا۔

البتہ اس نے گاؤں والوں کو بتایا کہ ویکس ایک بھیڑیا ہے اور اس نے ہی بچوں کو اپنا شکار بنایا ہے۔

اسکا یہ منصوبہ کام کر گیا اور اسے گاؤں سے دور کر دیا گیا۔ اسے پتا تھا ویکس مرا نہیں ہے۔ پھر بھی وہ سب سے دور تھا اسکے لیے یہی کافی تھا۔

ٹاؤن: دی ویکس ڈلف / **مصنف:** مہوش علی

اسکے جانے کے بعد زی بہت بیمار رہنے لگی کار تھن اسے لے کے شہر گیا اعلان کروانے۔ تو پچھے مائیکل کو مارک کے بارے میں سب پتا چل گیا اور اسے کار تھن کو بھی بتا دیا۔ یہ بات مارک کو پتا چل گئی اور اسے دوسرے بھیڑیوں سے مل کر گاؤں پر حملہ کر دیا۔

پھر ہر طرف خون کے ندیاں بہنے لگی اس خون میں مائیکل کا بھی خون شامل تھا۔

وقت گزرتا گیا کار تھن کو کافی ڈونڈھنے کے بعد بھی نہیں ملا۔ پھر ویکس آیا وہ ایک سب بھیڑیوں کا سردار اور جادو والی آنکھوں کا بھیڑیا تھا وہ مارک سے چھوٹا مگر طاقتور میں اس جیسے کئی بھیڑیوں کے برابر تھا۔

پرمارک نے دماغ کا استعمال کر کے اسے کار تھن کے خلاف کر دیا۔

پھر وہ تو اپنے غصے میں پاگل ہو گیا۔ مارک کو زشیہ مل گئی۔

اسے غصہ تب آیا جب زشیہ سالوں بعد بھی اسکی نظر میں ویکس کے لیے مر رہی تھی۔ پھر اسے اسے کہا کہ ویکس مر گیا ہے۔ اسے یقین دلایا۔

اسنے زشیہ سے دوستی کر لی اور اس کا پیار سے نام زونی رکھ دیا پھر وہ ڈھکے چھپے اس سے اپنے پیار کا اظہار کر دیتا تھا۔ پھر سے ویکس آگیا اس بار ویکس اسے بیو قوف بن گیا۔۔۔



لیکے آئے۔ اسے وہ سنا جس میں اسکے voice record ویکس آئی تھی یو کے باہر بیٹھا تھا جب اسکے آدمی کار تھن کا ملنے کی خوشی زشیہ کو اسکے حوالے کرنے کی گزارش اور مارک کی تمام چالاکیوں کے بارے میں تھا۔

آخر میں اسے کسی بھی حالت میں کار تھن نے اپنے گھر آنے کا کہا تھا کیونکہ مارک اسے وہیں ملے گا۔

سن کر ایک گھر انسان لیا۔۔۔ voice ویکس نے وہ

زی تمہارے ہوش میں آنے سے پہلے یہ قصہ ختم کرنا ہو گا۔ خود سے بڑھتا اپنے آدمیوں کو زی کا خیال رکھنے کا کہتے سرخ نیلی آنکھوں اور ویلنس کے خون میں رنگا۔ آخری شکار کی طرف گیا۔

ٹوپی : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

ویکس جیسے ہی کار تھن کے گھر پہنچا مارک نکل رہا تھا باہر۔۔۔ ویکس نے اچانک ایک زوردار لات اسکے سینے پر ماری جس سے وہ واپس گھر میں اندر جا گرا۔۔۔

ویکس نے دروازہ بند کر دیا۔۔۔ اور اس کے سامنے جا کھڑا ہوا اپنی لہو ٹپکاتی لال نیلی آنکھوں سے اسے گھورنے لگا۔۔۔ جس پر مارک گھبرا گیا۔۔۔

ویکس کار تھن اور مسز کار تھن کا نوچا ہوا لاش دیکھ کر اندر سے کٹ کر رہ گیا۔۔۔ پھر اسکے کان میں کچھ لفظ گھومے۔۔۔ آج سے یہ میرا بیٹھا ہے اور اس کا نام مارک ہے مارک ما نیکل " یہ لفظ ویکس کا سینا چیر رہے تھے۔۔۔ " مارک اس اچانک کے حملے سے اٹھا۔۔۔ تو سامنے ویکس کو دیکھا پہلے تو اسکی حالت دیکھ کر گھر اگیا پھر خود کو سنبھال کر بولا۔۔۔

ویکس تمنے مجھے لات کیوں ماری تمہیں شرم نہیں۔۔۔

کیسی شرم تمنے شرم کر لی کار تھن کو مارتے ہوئے۔۔۔ اسکا لہجہ غضبناک اور کاٹنڈار تھا۔۔۔ مارک نے اپنا گلا تر کیا۔۔۔

مت بھولو یہ ہمارا دشمن ہے اسکا یہی حال ہونا چاہیے تھا۔۔۔ یا اس سے بھی برا۔۔۔ مارک اڑ کھڑا تی زبان میں بولا۔۔۔ اور جانے لگا۔۔۔

صحیح بولے اس سے بھی برا۔۔۔ تو جا کہاں رہے ہو۔۔۔ دیکھو گے نہیں دشمن کا حال برا۔۔۔ ویکس نے اسے کندھے سے پکڑ کر پھر سے آگے کھڑا کیا۔۔۔ مارک کے تو ویکس کے سرد لبھ پر سینے چھوٹ گئے۔۔۔ پر میںے تو اسے ختم۔۔۔ کر دیا ہے اب کون سا حال کرو گے اسکا۔۔۔ مارک نا سمجھی سے اسکی آنکھوں میں دیکھے بغیر بولا۔۔۔ ویکس اسکی بات پر سرد تھقہہ لگا اٹھا۔۔۔ تمنے غلط دشمن۔۔۔ کو مارا ہے اصلی تو ابھی زندہ ہے۔۔۔ لگک کہاں ہے۔۔۔ اسے یہاں وہاں دیکھ کر پوچھا۔۔۔

یہاں۔۔۔ ویکس نے کہنے کے ساتھ ایک زوردار پنج اسکے منہ پر مارہ۔۔۔ جس سے منہ سے خون نکل آیا۔۔۔

ویکس یہ کیا بکواس ہے میں کب ہوا دشمن۔۔۔ مارک بناؤ ٹی غیض و غضب میں آیا۔۔۔ میں کیوں ماروں گا اپنے باپ کو۔

رواپرہ: دی ویکس ڈلف / **مصنف:** مہوش علی

اب جا کر مارک کسی دوسرے کو بنانا بیو قوف اب ویکس تو نہیں آنے والا تیری گھٹیہ چال میں۔۔۔ اچانک مارک نے اپنا اصلی روپ میں قہقہہ لگایا۔

ہاہا۔۔۔ آنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ تم تو پہلے سے آچکے تھے۔۔۔ وہ مکاری سے قہقہہ لگاتا ویکس کا خون انگاروں پر تپا ٹھا۔۔۔ ویکس بنا وقت لیے اس مکار پر جھپٹا۔

پھر دونوں آپس میں الجھ گئے۔۔۔ ویکس نے اسے بہت مارا پر مارک نے بھی دو چار مکے مارے ویکس کو۔۔۔ ویکس نے اسے اٹھا کر دور پھیکا وہ جا کر صوف سے لگا اور الٹ کر گرا۔۔۔

اس نے اسے سنبھلنے کا موقعہ دئے بغیر اس پر جھپٹا جس سے مارک کی چیخ نکل گئی۔

کیوں مار امیرے باپ اور معصوم لوگوں کو۔۔۔ ویکس چلاتا اسکے آنکھوں منہ ناک کو اپنے طاقتوں مکوں سے پھوڑتا گیا۔۔۔ مارک چیختا ہاتھ پاؤں مارنے لگا۔۔۔ خود کو اس حیوانی سے بچانے لگا۔۔۔

پرویکس پر تو اپنوں کا بدلا سر پر سوار تھا۔۔۔ مارتا گیا اسکے چہرے کو اپنے مکوں سے کچل کر رکھ دیا۔۔۔ کوئی نقش نہیں چھوڑا۔۔۔ چہرہ اور اپنا ہاتھ خون میں رنگاڑا۔۔۔

مارک اسکو دھکا دے کر ایکدم بھیڑیے روپ میں آیا اور ویکس بھی۔۔۔

پھر سے دونوں آپس میں الجھ گئے۔۔۔ ویکس نے اپنا بڑا سا پنجہ اسکے پیٹ میں ڈالا۔۔۔ جس سے مارک کی خوفناک دھاڑیں پھیل گئی پورے گھر میں جس سے ویکس کو سکون مل رہا تھا۔۔۔

ویکس نے ہاتھ نکال کر پھر سے اسکے سینے میں گاڑھا اور ایک جھٹکے سے اسکے سینے میں دھڑکنیاں نکال لیا۔۔۔

اور اسے اپنے پاؤں کے نیچے دے کر کچل ڈالا۔۔۔ مارک کا مردہ وجودز میں جا گرا پھر ویکس اپنے بھیانک روپ کے ساتھ اس پر جھکا اور اسے چھوٹے چھوٹے ذرموں میں تقسیم کر دیا۔۔۔

کچھ دیر بعد اسے پورے گھر پر پڑول چھڑکا اور اس گھر کو آگ کے شلوؤں کے حوالے کر دیا۔۔۔ خود بنادیکھے سب کچھ ختم کرتا آگے نکلتا چلا گیا۔۔۔



ٹاؤن: دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

زشیہ کو ابھی لڑ کیاں ویکس کے سچ کمرے میں بیٹھا کر گئی تھی۔۔۔ وہ گھونگھٹ لیے ایک شر میلی دلہن کی طرح سر جھکائے ویکس کے انتظار میں بیٹھی تھی۔۔۔

زشیہ کے ٹھیک ہونے کے بعد ویکس نے اسے مارک کے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا اور اسکے ماں باپ کے مرنے کا بھی۔

پھر ایک سال ویکس نے زشیہ کی ہاں کے لیے انتظار کیا اور اب جا کر وہ راضی ہوئی شادی کے لیے تواب وہ دلہن بنی گھبرائی بیٹھی تھی۔۔۔

وہ سرخ جوڑے میں کوئی حور لگ رہی تھی۔۔۔ کچھ دیر بیٹھنے کے بعد۔

وہ بیڈ سے اٹھی اور آئینے کے سامنے جا کر کھڑی ہوئی۔ اسکی نظر اپنے نشانوں پر تھی۔ میک اپ سے کافی چھپائے گئے تھے پر ابھرتے ہوئے نشانوں سے صاف ظاہر ہو رہے تھے۔۔۔

وہ اپنے ماضی میں اتنی مگن تھی کہ اسے ویکس کے آنے اور دروازہ بند کرنے کا بھی پتا نہیں چلا۔۔۔

ویکس اسے اپنے آپ میں اتنا مگن دیکھ آہستہ سے پیچھے قریب آیا اور اسے اپنے گھیرے میں لے لیا۔ جس سے زشیہ کے منہ چڑنکل گئی۔

کیا ہے کبھی چیخنے کے علاوہ بھی چپ رہا کرو۔ ویکس نے اسکے کان میں کہہ۔

چھوڑ وویکس۔ وہ بلش کرتی اسکے ننگ گھیرے سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی۔ جس پر ویکس نے ایک گھر اسنس لیا۔

اففف۔۔۔ ویکس بیٹھنے کیا بے تیر اپتا نہیں کیا بنے گا۔ کبھی چھوڑو کے علاوہ یہ بھی کہا کرو۔ مت چھوڑ وویکس۔۔۔ وہ اسکی آواز میں منہ بنا کر بولا جس پر زی مسکرا دی۔۔۔

ویکس بھی مسکرا دیا۔۔۔ کیا دیکھ رہی تھی جو فری میں منہ دیکھا دیا۔۔۔ وہ شرارت سے کہتا اپنا سر اسکے کندھے پر رکھ دیا۔۔۔ وہ سمجھ تو گیا تھا کیا دیکھ رہی ہے پھر بھی پوچھنے لگا۔۔۔ زی نے لنگی میں گردن ہلانی "کچھ نہیں" پھرمد ہم سابولی۔۔۔

زی؟ رات کے ان خوبصورت لمحوں میں ویکس نے زشیہ کے کان میں سر گوشی کے انداز میں پکارہ۔۔۔

ہوں۔۔۔ زشیہ کا دل اتنی زور سے دھڑکا کہ اسے لگا پسلیاں توڑ کر باہر آ جائے گا۔ اسکی ہٹھیلیاں پسینے سے بھیگ گئی۔۔۔

ٹاؤن : دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

کبھی انکے بارے میں الثالسلٹانا سوچنا۔ وہ اپنے لبوں سے اسکے نشانوں کو چھپوتا ز شیہ کا سانس بند کر گیا۔
ویکسس۔ زی اسکے قید میں پھر پھرائی۔۔۔

یہ مجھے تمہارے اور قریب کھینچتے ہیں۔ وہ اسکی پکار کو نظر انداز کرتا۔ گھمیبر اور خمار آلو دہ لبھجے میں بولا۔
اسکے الفاظوں منہ ہی بند کر گیا۔ جیسے رات گزر رہی تھی اسکی شد تیں بڑھتی گئی۔



پکڑ و مجھے سیم۔ سام پورے گھر میں بھاگتا ہر چیز توڑ پھوڑ کرتا سیم سے کہہ رہا تھا۔ سیم اپنی پھولی سانسوں کے ساتھ سام جو اس سے ایک سال بڑا تھا اس پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔ سام سنہری آنکھوں والا اپنے سے چھوٹے سیم جسکی آنکھیں ویکس جیسی نیلی تھیں۔ جو غصے میں بہت تیز تھا۔ اسکے کھیلوں نے توڑ کر اسے غصہ ڈلانے کی کوشش کر رہا تھا جو غصے میں آبھی گیا تھا۔ اسے سیم کو غصہ ڈلا کر بہت مزہ آتا تھا۔

رو تم دونوں۔۔۔ یہ کیا حشر کر دیا ہے گھر کا۔ ز شیہ کی چینگارتی آواز دونوں کا بریک لگا گئی۔

مما مینے نہیں یہ سب اس سنہری بلے نے کیا ہے۔۔۔ سیم کی غصے والی آواز گونجی۔ جس پر سام شرارت سے مسکرا دیا۔

مما مینے نہیں یہ سب اس نیلے غصے والے بلے نے کیا ہے۔ سام نے اپنا کیا سب سیم پر الٹ دیا۔
بند کر دو تم دونوں اپنی۔ جلدی سے پورا گھر صاف کرو۔ نہیں تو آج ویکس سے تم دونوں کی خیر نہیں۔ اسکی دھمکی پر پانچ اور چھ سال کے سیم اور سام کے قہقہے لگے۔ جس پر ز شیہ شرمندہ ہو گئی۔

مما چلتی تو ہے نہیں ڈیڈ کے سامنے آپ کی۔ ایسے ہی ہم پھوں کونا دھمکایا کرو۔۔۔ یہ سام تھا شرارتی۔
یہ سچ تھا جب بھی زی ویکس سے ان دونوں کی حرکتوں کا بتاتی ویکس کا ایک ہی جواب ہوتا۔ پہلے تم میرے حق میں آؤ پھر میں اپنے بیٹوں سے تمہارے حق میں بات کروں۔ اسکی بات پر زی چڑھاتی اور کہتی "تم سے

۶۸: دی ویکس ڈلف / مصنف : مہوش علی

توبولناگناہے"۔۔۔ پھر ویکس بھی کہتا" جاؤ جاؤ دوسروں کا حق کھانے والوں کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے" جس پر زشیہ غصے سے لال ٹماڑ ہو جاتی اور ان تینوں کے چھت پھاڑ قہقہے گونجتے گھر میں۔

Presents By www.PakDigestNovels.Com

ختم شد۔

PakDigestNovels